رسالہ نمبر: 118

شیطان کے بعض ہتھیار

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیٔ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بِلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

شیطان کے بعض ہتھیار

(ایک معلوماتی مکتوب)

شیطان اپنے خلاف لکھا ہوا یہ رسالہ (52 صَفَحات) پڑھنے سے
لاکھ روکے مگر آپ مکمّل پڑھ کر اِس کے وار کو ناکام بنا دیجئے۔

100 حاجتیں پوری ہوں گی

سلطانِ دوجہان، مدینے کے سلطان، رَحْمتِ عالمیان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جو مجھ پر جُمُعہ کے دن اور رات 100 مرتبہ دُرُود شریف پڑھے **اللہ** تعالٰی اُس کی 100 حاجتیں پوری فرمائے گا، 70 آخرت کی اور 30 دُنیا کی اور **اللہ** تعالٰی ایک فِرِشتہ مقرّر فرمادے گا جو اُس دُرُودِ پاک کو میری قبر میں یوں پہنچائے گا جیسے تمہیں تحائف پیش کئے جاتے ہیں، بِلا شبہ میرا عِلْم میرے وِصال کے بعد وَیسا ہی ہوگا جیسا میری حیات میں ہے۔

(جَمْعُ الْجَوامِع لِلسُّیوطی ج۷ ص۱۹۹ حدیث۲۲۳۵۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایک دُکھیارے اسلامی بھائی کی مَیل، مَقامات، اسلامی

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اللہ عزَّوجلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔ (مسلم)

بھائیوں اور خود مَیل بھیجنے والے اسلامی بھائی کا نام حذف کر کے چند اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ مَع بتغیُّر چند مَدَنی پھول حاضِر ہیں۔ پہلے تصرُّف شدہ میل پڑھ لیجئے۔

مجھے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں تقریباً 21 سال ہو گئے ہیں، ان 21 سالوں میں مَدَنی مرکز کی طرف سے دی گئی مختلف ذِمّے داریوں کو نبھانے کا موقع ملتا رہا ہے، اِس وَقْت بیرونِ ملک ایک کابینہ کے خادِم کی حیثیّت سے مَدَنی کام کرنے کی سعادت حاصل ہے۔ ان 21 سالوں میں بَہُت نشیب وفراز دیکھے لیکن مَدَنی ماحول میں اِستِقامت رہی۔ ''**کسی دَور میں غریب اسلامی بھائی کا بَہُت خیال کیا جاتا تھا، اگر اس کے ساتھ کوئی مسئلہ ہو جاتا تو اُس کی دل جُوئی کی جاتی تھی لیکن اب دعوتِ اسلامی کے ذِمّہ داران کی شفقتیں ''صِرف امیر لوگوں'' کے لئے ہیں!**'' اس بات کا اِحْساس اُس وَقْت ہوا جب تین۳ ماہ پہلے پاکستان جانا ہوا، ایک غریب اسلامی بھائی (دعوتِ اسلامی کے ذِمّے دار) کی **والِدہ فوت** ہو گئی تھی لہٰذا اُس کے گھر فاتحہ خوانی کے لئے حاضِری ہوئی۔ دورانِ گفتگو اُس نے بتایا کہ ایک رُکنِ شوریٰ ہمارے شہر تشریف لائے لیکن میرے گھر فاتحہ خوانی کے لئے نہیں آئے۔ ایک رُکنِ شوریٰ نے رَمَضان کا پورا ماہ یہاں گزارا لیکن وہ بھی فاتحہ خوانی کے لئے نہ آئے۔ ایک اور غریب اسلامی بھائی کی **والِدہ کا انتقال** ہوا، انہوں نے بھی اِسی طرح کے خیالات کا اظہار کیا۔ اُس وَقْت میں نے سن لی اور سمجھا کہ شاید یہ اسلامی بھائی دُرُست نہیں فرما رہے لیکن اس بات کا اِحْساس مجھے اُس وَقْت ہوا جب ۹ مُحَرَّم ۱۴۳۴ ہجری

www.dawateislami.net

مُطابق یکم دسمبر 2012ء بروز ہفتہ میری **والِدہ کا انتقال** ہوا، ایمرجنسی میں پاکستان جانا پڑا۔ ایک ہفتہ رُکا اس کے بعد واپسی ہوئی۔ 187 ملکوں میں مَدَنی کام کرنے والی دعوتِ اسلامی میں سے صِرْف پانچ اسلامی بھائیوں نے فون کرکے تعزیت کی۔ ایک رُکنِ شوریٰ کے مکتب کی طرف سے 41 قرانِ پاک کے ایصالِ ثواب کی ترکیب کی گئی۔ ایک اور رُکنِ شوریٰ نے فون کیا مگر صِرْف تسلّی دی، ایصالِ ثواب کچھ نہیں۔ فاتحہ خوانی کے لئے ایک اور ذِمّے دار تشریف لائے انہوں نے ایصالِ ثواب بھیجنے کا کہا لیکن میں اُن کے ایصالِ ثواب کا انتِظار ہی کرتا رہا، ان کو اور نگرانِ شہر کو ہفتہ کے دن ختمِ پاک کی دعوت بھی دی لیکن ـــــ **کیونکہ غریب آدمی ہوں۔**

دعوتِ اسلامی کی طرف سے ایصالِ ثواب ـــــــــ 46 قرآنِ پاک،

انفِرادی کوشش سے ـــــ 313 قرآنِ پاک تقریباً، اس کے علاوہ دُرُودِ پاک لاکھوں کی تعداد میں، کلمہ پاک لاکھوں کی تعداد میں، سورۂ یٰسین شریف، سورۂ ملک، سورۂ رحمٰن اور بہُت کچھ ـــــ بہت سے اسلامی بھائی جو داڑھی والے نہیں انہوں نے بھی لاکھوں کی تعداد میں دُرُود پاک ایصالِ ثواب کیا۔

اس کے برعکس ـــــ (مقام کا نام حَذْف کیا ہے) ایک امیر آدمی کی زوجہ بیمار تھی اس کی تیمارداری کے لئے امیرِ اہلسنّت مَدَّظِلُّہ سے فون کروایا گیا اور اس کو مدنی خبروں میں بھی دکھایا گیا، یہ میری والدہ (کی وفات) سے شاید تین۳ دن بعد کا واقعہ ہے۔

www.dawateislami.net

پچھلے سال۔۔۔۔۔(مقام کا نام حَذْف کیا ہے) ایک امیر اسلامی بھائی کا بیٹا فوت ہو گیا، رُکنِ شوریٰ نے اپنا جدول مَنْسوخ کیا اور اس کے جنازے میں شرکت کی ترکیب کی۔ امیرِ اہلسنّت اور نگرانِ شوریٰ سے فون بھی کروائے گئے، ان کے ختم شریف پر رُکنِ شوریٰ نے بیان بھی کیا۔ بیرونِ ملک میں ایک غیر مسلم کے پاس کام کرتا ہوں اس نے تین۳ دفعہ فون کیا اور تعزِیت کی۔ میرے پاس جو لوگ تعزِیت کے لئے آئے ان میں قونصلر جنرل آف پاکستان اور اس کا عملہ، ایک سیاسی جماعت کا مقامی صدر، پریس اور وہاں کے مقامی عُلَماء اور بَہُت سے چاہنے والے۔

کاش! اس مشکل وَقْت میں میری تحریک کے اسلامی بھائی مجھے حوصلہ دیتے اور اپنے رشتے داروں اور اہلِ محلّہ کے سامنے میرا بھی بھرم رہ جاتا، بہرحال یہ اِحساس ہوا کہ **"اگر میں امیر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔"**

دنیا تے جو کام نہ آوے اوکھے سوکھے ویلے
اس بے فیض سنگھی کولوں بہتر یار اکیلے

وَالسَّلام

سگِ مدینہ کا احساس۔۔۔۔۔کہیں مجھ سے کوئی ناراض نہ ہو جائے۔۔۔۔۔

اسلامی بھائیوں کی خدمتوں میں ترغیباً عرض ہے کہ مَیل پڑھ کر سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو ماضی میں مختلف جنازوں میں نیز تعزِیتوں اور عِیادتوں کے لئے جانا یاد آرہا ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ شاید ہی کوئی دعوتِ اسلامی والا ایسا ہوگا جس نے مجھ سے زیادہ عیادتیں کی، جنازے پڑھے اور تدفین میں حِصّہ لیا ہو، مجھے ڈر لگتا تھا کہ کہیں میّتوں کی تعزِیتوں اور

www.dawateislami.net

مریضوں کی عِیادتوں کیلئے گھروں اور اَسپتالوں میں جانے کے تعلُّق سے میری سستیوں اور کوتاہیوں کے سبب کہیں کوئی مجھ سے ناراض ہو کر سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور نہ جا پڑے! میرے خیال میں اگر کسی کے ''سکھ'' میں حصّہ نہ بھی لیا جائے تو آدمی اتنا ناراض نہیں ہوتا جتنا ''دُکھ'' یعنی بیماری، پریشانی یا وفات کے مُعامَلات میں ہمدردی نہ کرنے والے سے ناراض ہوتا ہے! اِس ضِمن میں مَدَنی ماحول ہی کی ایک حِکایت پیش کرتا ہوں، چُنانچِہ

۔۔۔۔۔۔تو میں دعوتِ اسلامی والوں سے دُور ہو گیا

ایک غریب اسلامی بھائی کا قصّہ زیادہ پُرانا نہیں، اُنہوں نے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنْہُ کو) جو کچھ بتایا وہ اپنے الفاظ میں عرض کرتا ہوں: ''میں برسوں سے مَدَنی ماحول سے وابستہ تھا، اپنی بِساط بھر دعوتِ اسلامی کا کچھ نہ کچھ مَدَنی کام بھی کر لیا کرتا تھا۔ میں بیمار ہوا، مَرَض نے طول پکڑا حتّٰی کہ صاحِبِ فِراش ہو گیا اور چھ ماہ تک بسترِ عَلالت پر پڑا رہا، صد کروڑ افسوس! بیماری کے اُس مکمَّل دَورانیے میں ہمارے شہر کے کسی ''میٹھے میٹھے اسلامی بھائی'' کا مجھ دُکھیارے کے غریب خانے پر تشریف لا کر عِیادت کرنا تو کُجا، کسی نے فون بھی نہ کیا، بلکہ یقین مانئے دلجوئی کیلئے .S.M.S کرنے تک کی کسی نے زَحمت گوارا نہ فرمائی۔ بِنا بریں دعوتِ اسلامی والوں سے **ایک دم میرا دل ٹوٹ گیا اور میں ان سے دُور ہو گیا**، ہاں ایک نیک دل بندہ جو عَمَلاً دعوتِ اسلامی میں نہیں ہے اُس نے مجھ پر کمال دَرَجہ شفقت کا مظاہَرہ کیا، حتّٰی کہ وہ مجھے ڈاکٹروں کے پاس بھی لے جاتا رہا، میرے دل میں اُس کی مَحبّت راسِخ ہو گئی اور میں اُس کے قریب تر ہو گیا۔''

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذِکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

اللّٰہ تَعَالٰی جنَّت کے دو جوڑے پہنائے گا

معلوم ہوا کسی دُکھیارے اسلامی بھائی کی دلجوئی نہ کرنے سے اُس کے مَدَنی ماحول سے دُور جا پڑنے کا اندیشہ ہوتا ہے اگرچِہ دُور نہیں ہونا چاہئے کہ یہ اپنے ہی پاؤں پر کلہاڑا مارنے کے مُترادِف ہے مگر شیطان وَسوَسے ڈال کر اُس کی آخِرت تباہ کرنے کی کوشِش تیز تر کر دیتا ہے لہٰذا اِس طرح کئی دُور ہو جاتے ہیں، پھر ایسے میں جو کوئی اُن پر ہاتھ رکھ دے اُسی کے ہو جاتے ہوں گے اور کیا بعید اس طرح کئی بے عمل تو کچھ بد عقیدہ بھی بن جاتے ہوں! بَہَر حال مصیبت زدہ کی تعزیت میں حِکمت ہی حِکمت ہے اور یہ ثوابِ آخرت کا کام ہے۔ **فرمانِ مصطَفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو کسی غمزدہ شخص سے تعزیت کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے تقوٰی کا لباس پہنائے گا اور رُوحوں کے درمیان اس کی رُوح پر رَحمت فرمائے گا اور جو کسی مصیبت زدہ سے تعزیت کرے گا اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُسے جنّت کے جوڑوں میں سے دو ایسے جوڑے پہنائے گا جن کی قیمت (ساری) دنیا بھی نہیں ہو سکتی۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَ وْسَط ج٦ ص ٤٢٩ حدیث ٩٢٩٢)

تعزیت کسے کہتے ہیں؟

تعزیت کا معنٰی ہے: مصیبت زدہ آدمی کو صَبْر کی تلقین کرنا۔ ''تعزیت مسنون (یعنی سنّت) ہے۔''

(بہارِ شریعت ج ا ص ٨٥٢)

روٹھا ہوا من گیا

بسا اوقات غمخواری اور تعزیت کے دنیا میں بھی ثمرات دیکھے جاتے ہیں، چُنانچِہ یہ

www.dawateislami.net

اُن دنوں کی بات ہے جن دنوں نور مسجِد کاغذی بازار بابُ الْمدینہ کراچی میں میری امامت تھی، ایک اسلامی بھائی پہلے میرے قریب تھے پھر کچھ دُور دُور رہنے لگے تھے، مگر مجھے اندازہ نہ تھا۔ ایک دن فَجْر کے بعد مجھے اُن کے والِد صاحِب کی وفات کی خبر ملی، میں فوراً اُن کے گھر پہنچا، ابھی غُسْلِ مَیِّت بھی نہ ہوا تھا، دُعا فاتحہ کی اور لوٹ آیا، نَمازِ جنازہ میں شریک ہو کر قبرِستان ساتھ گیا اور تدفین میں بھی پیش پیش رہا۔ اس کے فوائد تصوُّر سے بھی بڑھ کر ہوئے، چُنانچہ اُس اسلامی بھائی نے خود ہی اِنکشاف کیا کہ مجھے آپ کے بارے میں کسی نے وَرْغلایا تھا، اُس کی باتوں میں آ کر میں آپ سے دُور ہو گیا اور اِتنا دُور کہ آپ کو آتا دیکھ کر چُھپ جاتا تھا لیکن میرے پیارے والِد صاحِب کی وفات پر آپ کے ہمدردانہ انداز نے میرا دِل بدل دیا، جس آدمی نے مجھے آپ سے بد دل کیا تھا وہ میرے والِد مرحوم کے جنازے تک میں نہیں آیا۔ اِس واقِعے کو تادمِ تحریر کوئی 35 سال کا عرصہ گزر چکا ہوگا، وہ اسلامی بھائی آج بھی بہُت مَحبَّت کرتے ہیں، نہایت بااثر ہیں، تنظیمی طور پر کام بھی آتے ہیں، داڑھی سجائی ہوئی ہے، خود میرے پیر بھائی ہیں مگر ان کے بال بچّے نیز دیگر بھائی اور خاندان کے مزید افراد عطّاری ہیں، چھوٹے بھائی کا مَدَنی حُلیہ ہے اور دعوتِ اسلامی کے ذمّے دار ہیں بڑے بھائی بھی باعمامہ ہیں۔

دعوتِ اسلامی میں بھاری اکثریّت غریبوں کی ہے

اگرچِہ کسی صاحِبِ ثَروت یا حامِلِ مَنصب و منزِلت شخصیّت کی عِیادت یا اُس کے

www.dawateislami.net

ساتھ تعزیت کرنا کوئی خلافِ شریعت عمل نہیں، اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ سنّت کے مطابِق ان کی عِیادت وتعزیت بھی یقیناً باعِثِ ثوابِ آخرت ہے۔ مگر یہ نہ ہو کہ صِرف مالداروں، افسروں اور دُنیوی شخصیتوں کی غمخواریاں ہوتی رہیں اور بے چارے غریب انتِظار ہی کرتے رہیں۔ سچ پوچھو تو دعوتِ اسلامی پہلے غریبوں اور ناداروں کی ہے بعد میں مالداروں کی، دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کام دُنیا بھر میں پھیلانے والوں میں غُربا ہی صفِ اوّل میں ہیں۔ وقفِ مدینہ ہو کر دعوتِ اسلامی کیلئے اپنی جوانیاں لُٹانے والے کون ہیں؟ مسلسل 12 ماہ اور 25 ماہ سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلے کے مسافر بننے والے کون ہیں؟ دعوتِ اسلامی کے زیرِ انتِظام چلنے والی صدہا مساجد کے امام و مُؤَذِّن کون ہیں؟ جامِعاتُ الْمدینہ اور مدارِسُ الْمدینہ کے ہزاروں مدرِّسین اور مختلف اَہم ذِمّے داریوں پر فائز نگران کون ہیں؟ یقین مانئے! غالِب نہیں بلکہ اَغْلَب تعداد ان میں مالداروں کی نہیں، غریبوں یا مُتوسِّطُ الحال اسلامی بھائیوں کی ہے۔ مَاشَآءَاللہ یہ عاشِقانِ رسول سنّتوں کی پابندیوں کے ساتھ ساتھ مَدَنی کاموں کی بھی خوب خوب دھومیں مچاتے ہیں، پورے رَمَضانُ المبارَک کا اعتِکاف ہو یا ہفتہ وار اجتماعات یا مَدَنی قافِلوں کا سفر اِن میں بھاری اکثریّت ان ہی "فُقرائے مدینہ" کی ہوتی ہے۔

بے شک مالداروں کا بھی دین میں حصّہ ہے

میں یہ نہیں کہتا کہ مالدار اور بڑی شخصیّات کا دین کے کاموں میں کوئی حصّہ ہی نہیں، بے شک ان کا بھی ضَرور حصّہ ہے مَاشَآءَاللہ ان میں سے بھی ہمارے پاس مبلّغین

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم: تم جہاں بھی ہو مجھ پر دُرُود پڑھو کہ تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے۔ (طبرانی)

وذِمّے داران ہیں مگر نسبتاً ان کی تعداد نہایت کم ہے۔ سرمایہ داروں اور دُنیوی شخصیّات میں وَقت کی قربانی دینے والے اَقَلِّ قلیل ہوتے ہیں، ان حضرات کی اکثریَّت صِرف زکوٰۃ وعطیّات دینے پر اکتِفا کرتی ہے۔ بے شک اہلِ ثَروت میں بھی نیکی کی دعوت کی دھومیں مچائی جائیں، مَاشَآءَ اللّٰہ یہ حضرات مسجِدیں اور مدرَسے بنواتے ہیں اور اِن معنوں میں ان سے بھی دینِ اسلام کی رونقیں ہیں۔ ان پر بھی انفرادی کوششیں جاری رکھی جائیں تا کہ ان میں نمازیوں کی تعداد میں اضافہ ہو اور یہ بھی سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافلوں کے مسافِر بنیں۔ مگر اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ غریب اسلامی بھائی بُھلا دیئے جائیں اور بے چارے آپ کی جانِب سے ہونے والی انفرادی کوشش اور اس کے ذَرِیعے ملنے والی نیکی کی دعوت، عِیادت وتعزیت اور ایصالِ ثواب کی مجلس میں آپ کی شرکت کے لئے ترستے رہیں اور آپ ان اہلِ ثَروت کے یہاں میّت ہو جانے کی صورت میں ان کے گھروں پر اُڑ اُڑ کر پہنچتے ہوں، ان سے انتہائی خاشِعانہ بلکہ خوشامدانہ لہجے میں بات چیت کرتے ہوں، ان کی خوشنودی پانے کیلئے اُن کے فوت شُدگان کے لئے ایصالِ ثواب کا انْبار لگاتے ہوں، دعوتِ اسلامی کے اَہم ذِمّے داران سے ان کی تعزیت کیلئے فون کرواتے ہوں، پھر کارکردَگی بھی وُصول کرتے ہوں کہ آیا فُلاں ''پارٹی'' یا شخصیَّت کو آپ نے فون کیا یا نہیں؟ امّید کرتا ہوں میری یہ باتیں اہلِ ثَروَت کی بھی سمجھ میں آتی ہوں گی! یہ حضرات بھی غور فرمائیں کہ اگر ان کی کوٹھی کے چوکیدار کا والِد فوت ہو جائے تو ان کا طرزِ عمل کیا ہوتا ہے اور واقِف کاروں

www.dawateislami.net

میں سے کسی سیاسی یا سماجی لیڈر یا سرمایہ دار کے والِد کا انتِقال ہو جائے تو پھر کیا انداز ہوتا ہے! دُنیوی شخصیّت کے جنازے میں اور غریب آدَمی اگرچِہ نیک نَمازی ہو اُس کے جنازے میں عوامی حاضِری کا فَرق کون نہیں جانتا! بَہَر حال! ایسا نہیں ہونا چاہئے، مالداروں کو بھی چاہیے کہ اپنے ملازِموں اور چوکیداروں وغیرہ کے ساتھ خوب خوب غمخواری بھرا برتاؤ فرمائیں۔

غُربت کے فضائل

غریب و امیر دونوں ہی **تین فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ فرمائیں: (۱) میں نے جنّت میں ملاحظہ فرمایا تو اہلِ جنّت میں فُقَراء کو زیادہ دیکھا۔ (مُسنَدِ اِمام احمد بن حنبل ج ۲ ص ۵۸۲ حدیث ۶۶۲۲) (۲) فُقَراء، مالداروں سے 500 برس پہلے جنّت میں جائیں گے۔ (تِرمِذی ج ۴ ص ۱۵۷ حدیث ۲۳۵۸) (۳) جو شخص اچّھی طرح نَماز پڑھتا ہو، اُس کے عَیال (یعنی گھر والے) زیادہ اور مال کم ہو اور وہ شخص مسلمانوں کی غیبت نہ کرتا ہو میں اور وہ جنّت میں ان دو (انگلیوں) کی طرح ہوں گے۔ (یعنی آپ صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انگشتِ شہادت اور بیچ کی انگلی ملا کر دکھایا) (جَمعُ الجَوامِع لِلسُّیُوطی ج ۷ ص ۱۴۹ حدیث ۲۱۸۳۵)

”اجتِماعِ ذِکر و نعت“ برائے ایصالِ ثواب

دعوتِ اسلامی کے تمام ذِمّے داروں کی خدمتوں میں مَدَنی التجا ہے کہ آپ کے یہاں کسی اسلامی بھائی کو مَرَض یا مصیبت (مَثَلاً بچّہ بیمار ہونا، نوکری چھوٹنا، چوری یا ڈکیتی ہونا، اسکوٹر یا موبائل فون چِھن جانا، حادِثہ پیش آنا، کاروبار میں نقصان ہو جانا، عمارت گر جانا، آگ لگ جانا، کسی کی

www.dawateislami.net

وفات ہوجانا وغیرہ کوئی سا بھی صدمہ) پہنچے، ثواب کی نیّت سے اُس دُکھیارے کی دِلجوئی کر کے ثوابِ عظیم کے حقدار بنئے کہ **فرمانِ مصطفٰے** صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بیشک **اللہ** تعالٰی کی بارگاہ میں فرائض کے بعد سب سے زیادہ پسندیدہ عمل یہ ہے کہ مسلمان کو خوش کرے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکَبِیر ج ۱۱ ص ۵۹ حدیث ۱۱۰۷۹) اِنتقال ہوجانے پر ہو سکے تو فوراً میّت کے گھر وغیرہ پر حاضِری دیجئے، ممکنہ صورت میں غُسلِ میّت، نَمازِ جنازہ بلکہ تدفین میں بھی حصّہ لیجئے۔ مالداروں اور دُنیوی نامداروں کی دلجوئی کرنے والوں کی عُموماً اچّھی خاصی تعداد ہوتی ہے، مگر بے چارے غریبوں کا پُرسانِ حال کون؟ بے شک اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ آپ اہلِ ثَروت کی تعزِیَت فرمائیے مگر غریبوں کو بھی نظرانداز مت کیجئے، ان ''شخصیّات'' کے ساتھ ساتھ بِالخصوص آپ کے جس ماتَحت غریب اسلامی بھائی کے یہاں میّت ہوجائے، اُسے رِشتے داروں وغیرہ کو جَمع کرنے کی ترغیب دلا کر اُس کے مکان پر زیادہ سے زیادہ 92 مِنَٹ کا ''اجتماعِ ذِکرونعت'' رکھئے، اگر سب تک آواز پہنچتی ہو تو پھر بلا حاجت ''ساؤنڈ سسٹم'' لگانے کے مُعاملے میں خدا سے ڈریئے، حسبِ حیثیّت **لنگرِ رسائل** کا ضَرور ذِہن دیجئے، مگر طعام کا اہتمام ہرگز نہ ہونے دیجئے، (**مسئلہ:** تیجے کا کھانا اَغنِیا کے لئے جائز نہیں صِرف غُرَباء و مساکین کھائیں، تین دن کے بعد بھی میّت کے کھانے سے اَغنِیا (یعنی جو فقیر نہ ہوں اُن) کو بچنا چاہئے۔) جو وَقت طے ہوجائے اُس کی پابندی کیجئے، ''بعد نَمازِ عشا ہوگا'' کہنے کے بجائے گھڑی کے مطابِق وَقت طے کیجئے مَثلاً رات 9 بجے کا طے ہوا ہے تو لوگوں کا انتِظار کئے

www.dawateislami.net

بغیر ٹھیک وَقْت پر تِلاوت سے آغاز کر دیجئے، پھر نعت شریف (دَورانیہ 25 مِنَٹ)، سنّتوں بھرا بیان (دَورانیہ 40 مِنَٹ) اور آخر میں ذِکْرُ اللّٰہ (دورانیہ 5 مِنَٹ)، رِقّت انگیز دُعا (دورانیہ 12 مِنَٹ) اور صلوٰۃ وسلام (تین اَشعار) مَع اختتامی دعا (دَورانیہ 3 مِنَٹ)۔ عَلاقے کے تمام ذِمّے داران، مبلِّغین، ممکنہ صورت میں مرکزی مجلسِ شوریٰ کے اَراکین اور دیگر اسلامی بھائیوں کی شرکت یقینی بنائیے اور کوشش کر کے ایصالِ ثواب کیلئے وہاں سے ہاتھوں ہاتھ مَدَنی قافِلے سفر کروائیے۔

سگِ مدینہ عُفِیَ عَنہُ کی جانب سے کی گئی جوابی میل

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیم ط سگِ مدینہ محمد الیاس عطّار قادِری رضوی عُفِیَ عَنہُ کی جانب سے **مُبلّغِ دعوتِ اسلامی میرے میٹھے مَدَنی بیٹے ...... عطاری** سَلَّمَہُ الْبارِی کی خدمت میں،

اَلسَّلامُ عَلَیکُم وَرَحمَۃُ اللہِ وَ بَرَکَاتُہٗ ۔ اَلْحَمدُ لِلّٰہ ربِّ العٰلمینَ عَلٰی کُلِّ حال۔

آنکھیں رو رو کے سُجانے والے
جانے والے نہیں آنے والے (حدائقِ بخشش شریف)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

نگرانِ شوریٰ ابوحامِد عمران عطّاری سَلَّمَہُ الْبارِی نے مجھے آپ کی مَیل فارورڈ کی، جس میں آپ کی امّی جان کی وفاتِ حسرت آیات کا تذکرہ تھا، صَبْر وہمّت اور حوصلے سے

کام لیجئے اور سب گھر والوں کو بھی یہی تلقین فرمائیے۔ اللہ تبارَک وَ تعالٰی مرحومہ کو غریقِ رَحمت کرے، بے حساب بخشے، آپ کو اور تمام لواحقین کو صَبرِ جمیل اور صبرِ جمیل پر اَجرِ جَزِیل مَرحمت فرمائے۔ اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم آہ! مجھ گنہگاروں کے سردار کے پاس نیکیاں کہاں! گناہوں کا اَنبار ہے، کاش! گناہوں کا بخشنے والا ربِّ غفّار جلَّ جلالُہٗ مجھ پاپی و بدکار کو مُعافی کی بھیک سے نواز کر مَحض اپنی رَحمت سے میری خطاؤں کے پُلندے پر عطاؤں کی بارِشیں فرما دے اور میرے گناہ نیکیوں سے بدل دے۔ زہے نصیب! ایسا ہی ہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحمت کے بَھروسے میں اپنے پاس موجود تمام نیکیوں کا رَحمتِ الٰہی کے مطابِق ملنے والا ثواب بارگاہِ رسالت مآب صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں نَذر کر کے آپ کی والِدہ مرحومہ کو ایصال کرتا ہوں۔

تحریر بعض اوقات اپنے مُحرِّر کے مزاج کی عکّاس ہوتی ہے

عُموماً آدمی کو اپنی تعریف اچّھی ہی لگتی ہے اور غَلَطی بتانے والا ایک آنکھ نہیں بھاتا ایسوں ہی کی تَرجُمانی کرتے ہوئے کسی نے کہا ہے: ؎

ناصِحا! مت کر نصیحت دل مِرا گھبرائے ہے
اُس کو دشمن جانتا ہوں جو مجھے سمجھائے ہے

دعا گو ہوں کہ اللہ ربُّ الْعِزّت بطُفیلِ تاجدارِ رسالت صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہماری بے حساب مغفِرت کرے اور نصیحت قبول کرنے والا قَلْب عنایت فرمائے۔

www.dawateislami.net

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔ میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! آپ کی مَیل میں مجھ پر ''شیطان کے بعض ہتھیاروں کا اِنکشاف'' ہوا ہے۔ خدائے غفّار عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان کے ہر وار سے محفوظ فرمائے۔ اٰمین۔ برائے مہربانی سیِّدُنا فاروقِ اعظم رضی اللہ تعالٰی عنہ کا یہ ارشادِ گرامی: ''مجھے وہ شخص محبوب (یعنی پیارا) ہے جو میرے عُیُوب سے مجھے آگاہ کرے۔'' (الطبقات الکبری لابن سعد ج۳ ص ۲۲۲) پیشِ نظر رکھتے ہوئے میرے مَدَنی پھولوں پر ٹھنڈے دل سے غور فرماتے چلے جائیے۔ دیکھئے! مجھ سے ناراض نہ ہوجانا، میرے آقا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحمٰن کے اس اَنمول قول کا واسِطہ جس میں ارشاد فرمایا گیا ہے: ''انصاف پسند تو اُس کے مَمنون (یعنی شکر گزار) ہوتے ہیں جو انہیں صَواب (یعنی دُرُستی) کی راہ بتائے۔'' (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (چار حصے) ص ۲۲۰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی) ہزار بار پاؤں پکڑ کر اور لاکھوں معذِرتوں کے ساتھ عرض ہے: تحریر بسا اوقات اپنے مُحرِّر (یعنی لکھنے والے) کی قلبی کیفیّات کی عَکّاس ہوتی ہے، مَیل پڑھ کر اِصلاح کی ضَرورت محسوس ہوئی لہٰذا کچھ مَدَنی پھول حاضِرِ خدمت کرتا ہوں اگر میرے یہ محسوسات غَلَط ہوں تو دست بستہ مُعافی کی خیرات کا خواستگار ہوں۔

خود کو ''اَہَم شخصیّت'' سمجھنا بُھول ہے

جب انسان اپنے آپ کو ''اَہَم'' نہ سمجھے تو اُسے کسی کے ''نہ پوچھنے'' کا غم بھی نہیں پہنچتا۔ میرے بھولے بھالے مَدَنی بیٹے! جن کو پوچھا نہیں جاتا بسا اوقات اُن کی بھی اپنی شا نیں ہُوا

www.dawateislami.net

کرتی ہیں۔ کاش کہ ہم بھی ایسے ہوتے جیسا کہ حضرتِ سیِّدُ نا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ امیرُالْمُؤمِنِین حضرتِ سیِّدُ نا علیُّ الْمُرتَضٰی شیرِ خدا کَرَّمَ اللہُ تعالیٰ وَجْھَہُ الْکَرِیْم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گمنام بندوں کے لیے خوشخبری ہے! وہ بندے جو خود تو لوگوں کو جانتے ہیں لیکن لوگ انہیں نہیں پہچانتے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے (جنّت پر مقرّر فِرشتے حضرتِ سیِّدُنا) رِضوان عَلَیْہِ السَّلام کو ان کی پہچان کرادی ہے، یہی لوگ ہدایت کے روشن چَراغ ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام تاریک فتنے اِن پر ظاہر فرما دیئے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِنہیں اپنی رَحْمت (سے جنّت) میں داخِل فرمائے گا۔ یہ شُہرت چاہتے ہیں نہ ظُلْم کرتے ہیں اور نہ ہی رِیا کاری میں پڑتے ہیں۔'' (''اللہ والوں کی باتیں'' ج ۱ص ۱۶۲، حِلْیَۃُ الْاَولیاء ج ۱ ص ۱۱۸)

دِین کی خدمت کے سبب عزّت کی طلب

میرے میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! کسی شخص کا اپنے لئے یہ ذِہْن بنالینا کہ میں نے چُونکہ دین کی خدمت کی (یا اَحکامِ شریعت کے عین مطابق دعوتِ اسلامی کا مَدَنی کام کیا ہے) اِس لئے مجھے فُلاں فُلاں مُراعات مِلنی ہی چاہئیں، میری حیثیّت تسلیم کی جائے، میری حوصلہ اَفزائی ہونی چاہئے (حالانکہ یہ ایک طرح سے اپنی تعریف کا مطالبہ ہے کہ حوصلہ افزائی عُمُوماً تعریف کر کے ہوتی ہے) میری دلجوئی بھی ہوتی رہے، مجھ پر مصیبت آئے تو مجھے بشمول شخصیّات کثیر افراد دلاسا دیں (کہ میں نے دِین کے بڑے بڑے کام جو کئے ہیں!) یاد رکھئے! دین کی خدمت اعلیٰ دَرَجے کی عبادت ہے اور عبادت پر دُنیا والوں سے عِوَض و بدلہ طلب کرنے کی اجازت نہیں، جسے اپنی

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر ایک بار دُرُودِ پاک پڑھا اَللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اُس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔(مسلم)

دینی خدمات کا اِحْساس ہو اور اِس بِنا پر اُس کا نَفْس واہ واہ اور عزّت وغیرہ کی طلب محسوس کرے اُسے ''رِیا کاری کی تعریف'' پر نظر کر لینی چاہئے۔ چُنانچِہ **دعوتِ اسلامی** کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ الْمدینہ کی مطبوعہ 616 صَفْحات پر مشتمل کتاب، ''**نیکی کی دعوت**'' صَفْحہ 66 پر ہے: رِیا کی تعریف یہ ہے: ''**اللہ** عَزَّوَجَلَّ **کی رِضا کے علاوہ کسی اور اِرادے سے عبادت کرنا۔**'' گویا عبادت سے یہ غَرَض ہو کہ لوگ اس کی عبادت پر آگاہ ہوں تاکہ وہ ان لوگوں سے مال بٹورے یا لوگ اس کی **تعریف** کریں یا اسے نیک آدمی سمجھیں یا اسے **عزّت** وغیرہ دیں۔ (اَلزَّواجِرُ عَنِ اقْتِرافِ الْکبائِر ج۱ ص۸٦)

رِیا کاری کا دَرْد ناک عذاب

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ''بے شک **جہنَّم** میں ایک وادی ہے جس سے جہنَّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ عَلٰی صَاحِبِہَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اُن **رِیاکاروں** کے لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کے حاجی اور راہِ خدا عَزَّوَجَلَّ میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبِیر ج۱۲ ص۱۳٦ حدیث ۱۲۸۰۳)

بچا لے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفْحات پر مشتمل کتاب ''رِیا کاری'' کا مُطالَعہ فرمائیے)

www.dawateislami.net

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

خود پسندی کی تباہ کاریاں

خود پسندی کی تعریف

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے ! بسا اوقات آدمی نیک کام تو کرتا ہے مگر اُس پر شیطان کا ہتھیار کارگر ہو چکا ہوتا ہے اور وہ اِسے اپنا ذاتی کارنامہ سمجھ بیٹھتا ہے اُسے یہ اِحْساس نہیں رہتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق ہی سے میں یہ کر رہا ہوں۔ سبھی کیلئے ضَروری ہے کہ وہ شیطان کے اِس ہتھیار **عُجْب** یعنی ''خود پسندی'' کی تعریف اور اِس کی تباہ کاریوں پر نظر رکھیں۔ **خود پسندی کی تعریف** یہ ہے: اپنے کمال (مثلاً عِلْم یا عمل یا مال) کو اپنی طرف نسبت کرنا اور اس بات کا خوف نہ ہونا کہ یہ چِھن جائے گا۔ گویا خود پسند شخص نعمت کو مُنْعِمِ حقیقی (یعنی **اللہ** عَزَّوَجَلَّ) کی طرف منسوب کرنا ہی بھول جاتا ہے۔ (یعنی ملی ہوئی نعمت مَثَلاً صحّت یا حسن و جمال یا دولت یا ذِہانت یا خوش الحانی یا منصب وغیرہ کو اپنا کارنامہ سمجھ بیٹھنا اور یہ بھول جانا کہ سب ربُّ الْعِزّت ہی کی عنایت ہے) (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۴۵۴)

خود پسندی کی اَہم وضاحت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد غزالی علیہِ رحمۃُ اللہِ الوالی لکھتے ہیں: جو شخص عِلْم، عمل اور مال کے ذَرِیْعے اپنے نَفْس میں کمال جانتا ہو اُس کی ''دو'' حالتیں''

www.dawateislami.net

ہیں: ان میں سے **ایک** یہ ہے کہ اسے اُس کمال کے زَوال کا خوف ہو **یعنی** اِس بات کا ڈر ہو کہ اس میں کوئی تبدیلی آجائے گی یا بالکل ہی سَلْب اور خَتْم ہو جائے گا تو ایسا آدمی ''خود پسند'' نہیں ہوتا۔ **دوسری** حالت یہ ہے کہ وہ اس کے زَوال (یعنی کم یا خَتْم ہونے) کا خوف نہیں رکھتا بلکہ وہ اِس بات پر خوش اور مطمئن ہوتا ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے مجھے یہ نعمت عطا فرمائی ہے اِس میں میرا اپنا کمال نہیں۔ یہ بھی ''خود پسندی'' نہیں ہے اور اس کے لیے ایک **تیسری** حالت بھی ہے جو **خود پسندی** ہے اور وہ یہ ہے کہ اسے اس کمال کے زَوال (یعنی کم یا خَتْم ہونے) کا خوف نہیں ہوتا بلکہ وہ اس پر مَسرور و مطمئن ہوتا ہے اور اس کی مَسرَّت کا باعِث یہ ہوتا ہے کہ یہ کمال، نعمت و بھلائی اور سربُلندی ہے، وہ اس لیے خوش نہیں ہوتا کہ یہ **اللہ** تَعَالٰی کی عنایت اور نعمت ہے بلکہ اس (یعنی خود پسند بندے) کی خوشی کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ وہ اسے اپنا وَصْف (یعنی خوبی) اور خود اپنا ہی کمال سمجھتا ہے وہ اِسے **اللہ** تَعَالٰی کی عطاء وعنایت تصوُّر نہیں کرتا۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ٤٥٤)

میں تو خوب دین کی خدمت کرتا ہوں!

بعض اوقات انسان بظاہر اچّھے اعمال کرتا ہے لیکن وہ اُس کے اپنے حق میں اچّھے نہیں ہوتے کیوں کہ شیطان کا ہتھیار اُس پر چل جانے کے سبب وہ اُس پر اِتراتا ہے کہ میں بہُت نیک کام کرتا ہوں، خوب دین کی خدمت کرتا ہوں، میں نے یہ بھی کیا اور وہ بھی کیا، وہ یہ بھول جاتا ہے کہ مجھے اس کی توفیق میرے پَرْوَرْدَگار عَزَّوَجَلَّ نے عطا فرمائی ہے، ایسے

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم : جو شخص مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھنا بھول گیا وہ جنّت کا راستہ بھول گیا ۔ (طَبرانی)

اِترانے والوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 16 سُوْرَۃُ الْکَھْف آیت نمبر 104 میں ربُّ الْعِباد کا ارشادِ عبرت بُنیاد ہے:

وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا ﴿١٠٤﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور وہ اس خیال میں ہیں کہ ہم اچّھا کام کر رہے ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنّان فرماتے ہیں: اِس سے معلوم ہوا کہ بدکار سے زیادہ بدنصیب وہ نیک کار ہے جو محنت اٹھا کر نیکیاں کرے مگر اُس کی کوئی نیکی اُس کے کام نہ آوے، وہ دھوکے میں رہے کہ میں نیک کار ہوں۔ خدا کی پناہ۔ (نورُ العِرفان ص ٤٨٥)

میں نے یہ کیا! میں نے وہ کیا!

اپنے اعمال کو ''کچھ'' سمجھنا اور اس پر اِترانا اور اپنے منہ میاں مِٹّھو بننا کہ ''میں نے یہ کیا! وہ کیا!'' یہ بُری صِفت ہے اللہ تعالٰی پارہ 27 سُوْرَۃُ النَّجْم آیت نمبر 32 میں ارشاد فرماتا ہے:

هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَ اِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ ۚ فَلَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ ؕ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰى ﴿٣٢﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ تمہیں خوب جانتا ہے تمہیں مٹّی سے پیدا کیا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں حمل تھے تو آپ اپنی جانوں کو سُتھرا نہ بتاؤ، وہ خوب جانتا ہے جو پرہیزگار ہیں۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت مُفَسّرِ شہیر، حکیمُ الْاُمَّت، حضرتِ مفتی احمد یار خان

www.dawateislami.net

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: یہ آیت اُن لوگوں کے مُتعلِّق نازِل ہوئی جو اپنی نیکیوں پر فخر کرتے تھے اور فخریہ کہتے تھے کہ ہماری نمازیں ایسی ہیں! ہمارے روزے ایسے! ہم ایسے! اُس (یعنی اللہ تعالیٰ) ہی کا جاننا کافی ہے تم اپنے تقویٰ طہارت کا لوگوں میں کیوں اعلان کرتے ہو! لُطف تو جب ہے کہ بندہ کہے: ''میں گنہگار ہوں'' رب (عَزَّوَجَلَّ) کہے: یہ پرہیزگار ہے! جیسے ابوبکر صدّیق (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (نورُ العرفان ص ۸۴۱،۸۴۲)

اس آیتِ کریمہ کے تَحْت حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابنِ جُرَیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: اس کا معنیٰ یہ ہے کہ جب تم اچھا عمل کرو تو یہ نہ کہو: ''میں نے عمل کیا۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۴۵۲)

خود پسندی کی مذمّت پر بُزُرگانِ دین کے 5 فرامین

﴿1﴾ اُمُّ الْمُؤمِنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا کہ آدمی گنہگار کب ہوتا ہے؟ فرمایا: جب اُسے یہ گُمان ہو کہ میں نیکوکار یعنی نیک آدمی ہوں۔

(اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص ۴۵۲)

﴿2﴾ مشہور تابعی حضرتِ سیِّدُنا زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاکرم فرماتے ہیں: اپنے آپ کو نیکوکار مت قرار دو کیوں کہ یہ خود پسندی ہے۔ (ایضاً)

﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: میں رات بھر عبادت کروں اور صُبْح خود پسندی میں پڑوں یعنی یہ سمجھوں کہ میں تو بڑا نیک آدمی ہوں اِس سے بہتر یہی ہے کہ

www.dawateislami.net

رات سویا رہوں اور صُبح رات کی عبادت سے محرومی پر افسوس کروں۔ (ایضاً)

﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الغَفُور ان لوگوں میں سے تھے جن کو دیکھ کر اللہ تَعَالٰی اور آخرت کا گھر یاد آتا ہے، کیونکہ وہ عبادت کی پابندی کرتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے ایک دن نَماز پڑھی، ایک شخص پیچھے کھڑا دیکھ رہا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے سلام پھیرا تو (خوفِ خدا سے مغلوب ہوکر خود پسندی سے بچنے کیلئے بطورِ عاجزی) فرمایا: جو کچھ مجھ سے دیکھا ہے اس سے تمہیں تعجُّب نہیں ہونا چاہئے کیوں کہ شیطانِ لعین نے فِرِشتوں کے ہمراہ ایک طویل عرصہ اللہ ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کی پھر اس کا جو انجام ہوا وہ واضح و ظاہِر ہے۔ (ایضاً ص ۴۵۳)

﴿5﴾ حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: نیک کاموں کی توفیق اللہ تَعَالٰی کی نعمتوں میں سے ایک نعمت اور اُس کے عَطِیّات میں سے ایک عَطِیَّہ (عَطِیٰ۔یَہ۔یعنی بخشش) ہے لیکن خود پسندی ہی کی وجہ سے نادان انسان اپنی ذات کی تعریف کرتا اور پاکیزگی ظاہِر کرتا ہے اور جب وہ اپنی رائے، عمل اور عَقْل پر اِتراتا ہے تو فائدہ حاصِل کرنے، مشورہ لینے اور پوچھنے سے باز رہتا اور یوں اپنے آپ پر اور اپنی رائے پر اعتماد کرتا ہے۔ (کہ میں بھی تو سمجھ بوجھ رکھتا ہوں، کیا ضرورت ہے کہ دوسروں سے مشورہ لوں!) (ایضاً ص ۸۲۲) آگے چل کر مزید فرماتے ہیں: عابِد کو اپنی عبادت پر، عالم کو اپنے عِلْم پر، خوبصورت کو اپنی خوبصورتی اور حُسن و جمال پر اور مالدار کو اپنی مالداری پر

www.dawateislami.net

اِترانے کا کوئی حق نہیں پہنچتا کیونکہ سب کچھ **اللہ** تعالٰی کے فضل و کرم سے ہے۔ (ایضاً ص ۸۳۶) یعنی ذِہانت، علاج کرنے کی صلاحیّت، خوش اِلحانی وخوش بیانی وغیرہ کی نعمت وغیرہ جس کو جو کچھ مِلا اُس میں بندے کا اپنا کوئی کمال ہی نہیں جو دیا جتنا دیا سب **اللہ** تعالٰی نے ہی دیا ہے۔

خود پسندی کا علاج

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان (مُتّقی وپرہیزگار اور صِدق واخلاص کے پیکر ہونے کے باوُجُود خدا کے ڈر کے سبب) تمنّا کیا کرتے تھے کہ کاش! وہ مٹّی، تنکے اور پرندے ہوتے۔ (تاکہ بُرے خاتمے اور عذابِ قبر وآخرت سے بے خوف ہوتے) تو جب صَحابہ کی یہ کیفیّت تھی تو کوئی صاحِبِ بَصیرت (سمجھدار شخص) کس طرح اپنے عمل پر اِترا سکتا یا ناز کر سکتا ہے اور کس طرح اپنے نَفْس کے مُعامَلے میں بے خوف رہ سکتا ہے! تو یہ (یعنی صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کا خوف اوران کی عاجزی ذِہن میں رکھنا) **خود پسندی کا علاج** ہے اور اِس سے اِس کا مادّہ بِالکل جڑ سے اُکھڑ جاتا ہے اور جب یہ (یعنی صَحابۂ کرام علیہم الرِّضوان کے ڈرنے کا انداز) دل پر غالِب آتا ہے تو سَلْبِ نعمت (یعنی نعمت چِھن جانے) کا خوف اِسے اِترانے (اور خود کو ''کچھ'' سمجھنے سے) بچاتا ہے بلکہ جب وہ کافِروں اور فاسِقوں کو دیکھتا ہے کہ کسی غَلَطی کے بِغیر ہی جب ان (یعنی کافِروں) کو ایمان سے محروم رَہنا پڑا اور اُن (یعنی فاسِقوں) کو اطاعت و فرماں برداری سے ہاتھ دھونا پڑا تو وہ (یعنی صَحابۂ کرام کا خوف یاد رکھنے والا شخص) اپنے حق میں ڈرتے ہوئے یہ

www.dawateislami.net

بات سمجھ لیتا ہے کہ ربّ کائنات عَزَّوَجَلَّ کی ذات بے نیاز ہے وہ چاہے تو کسی کو کسی جُرم کے بِغیر ہی محروم کردے اور جسے چاہے کسی وسیلے کے بِغیر ہی عطا کردے۔ خدائے بے نیاز عَزَّوَجَلَّ اپنی دی ہوئی نعمت بھی واپَس لے سکتا ہے۔ کتنے ہی مومن (مَعَاذَاللّٰه) مُرتَد ہوگئے جبکہ بے شمار پرہیزگار واِطاعت گزار فاسِق ہوگئے اوران کا خاتِمہ اچھا نہ ہوا۔ اس طرح کی سوچ سے **خود پسندی** خَتْم ہوجاتی ہے۔ (ایضاً ص۴۵۸)

حُبِّ جاہ وخود پسندی کی مِٹا دے عادتیں
یا الٰہی! باغِ جنّت کی عطا کر راحتیں

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

اِخلاص

پیارے مَدَنی بیٹے! یادرکھئے! یہ بھی شیطان کا ایک بَہُت بڑا اور بُرا **ہتھیار** ہے کہ آدمی کو اِس خوش فہمی میں مبتَلا کر دے کہ میں بَہُت اچّھا انسان ہوں اور میں نے اسلام کی بَہُت خدمت کی ہے۔ شیطان کے اِس وار کو ناکام بناتے ہوئے بس یِہی ذِہْن بنالیجئے کہ اپنے طور پر میں نے اب تک کوئی دین کا کام کیا ہے نہ ہی اچّھے اعمال، میں کچھ بھی نہیں، میں

www.dawateislami.net

سب سے بُرا ہوں۔ نیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی ہوئی توفیق سے اگر کوئی نیکی کا موقع نصیب ہو بھی جائے تو اُسے زیورِ اِخلاص سے مُزیَّن کیجئے۔ اللہ تعالیٰ بوسیلۂ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم آپ کو اور آپ کے صدقے مجھ گنہگاروں کے سردار کو اپنا مُخلِص بندہ بنائے۔ امین۔ فرمانِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جو بندہ چالیس دن خالص اللہ تعالیٰ کے لیے عمل کرے اللہ تعالیٰ حکمت کے چشمے اُس کے دل سے اس کی زُبان پر ظاہر کر دیتا ہے۔

(اَلتّرغِیب وَالتّرہِیب ج ١ ص ٢٤ حدیث ١٣)

اِخلاص کی 5 تعریفات

﴿1﴾ صِرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لیے عمل کرنا اور مخلوق کی خوشنودی یا اپنی کسی نفسانی خواہش کو اُس میں شامل نہ ہونے دینا ﴿2﴾ حضرتِ علّامہ عبدُالغنی نابُلُسی حَنَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی لکھتے ہیں: اِخلاص اِس چیز کا نام ہے کہ بندہ عمل سے صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قُرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے، کسی قسم کا دُنیوی نَفع مقصود نہ ہو۔ (اَلْحَدِیقَۃُ النَّدِیَّۃ ج ٢ ص ٤٦٢) ﴿3﴾ حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ مَرْعَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِخلاص اس چیز کا نام ہے کہ ظاہر و باطن (اکیلے اور دوسروں کی موجودَگی) میں بندے کا عمل برابر ہو۔ (اَلْمَجْمُوع لِلنَّوَوِی ج ١ ص ١٧) ﴿4﴾ حضرتِ سیِّدُنا مُحاسبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: "اِخلاص یہ ہے کہ جو ربّ عَزَّوَجَلَّ کا مُعامَلہ ہو اُس میں سے مخلوق کو نکال دے۔" (اِحیاءُ العُلوم ج ٥ ص ١١٠) ﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن عبد اللہ تُستَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: اِخلاص یہ ہے کہ خَلوت

www.dawateislami.net

وجلوت (یعنی تنہائی اور دوسروں کی موجودگی) میں بندے کی حَرَکات وسَکنات صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کیلئے ہوں، اس میں نَفْس، خواہش یا دنیا کا کوئی دخْل نہ ہو۔ (اَلْمَجْمُوع لِلنَّوَوِی ج ۱ ص ۱۷)

اِخلاص کے معنیٰ ''رِضائے الٰہی کیلئے عمل کرنا''

اِخلاص عبادت کی روح ہے، صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''عبادت کوئی بھی ہو اُس میں **اِخلاص** نہایت ضَروری چیز ہے یعنی مَحض رِضائے الٰہی کے لیے عمل کرنا ضَرور ہے۔ دِکھاوے کے طور پر عمل کرنا بِالْاِجماع حرام ہے، بلکہ حدیث میں رِیا کو شِرکِ اَصغر فرمایا۔ **اِخلاص** ہی وہ چیز ہے کہ اس پر ثواب مُرتَّب ہوتا ہے، ہوسکتا ہے کہ عمل صحیح نہ ہو مگر جب **اِخلاص** کے ساتھ کیا گیا ہو تو اُس پر ثواب مُرتَّب ہو مَثَلاً لاعِلْمی میں کسی نے نَجِس (یعنی ناپاک) پانی سے وُضو کیا اور نَماز پڑھ لی اگرچہ یہ نَماز صحیح نہ ہوئی کہ صحّت (یعنی دُرست ہونے) کی شَرْط طَہارت (پاکی) تھی وہ نہیں پائی گئی مگر اُس نے صِدْقِ نیّت (یعنی سچّی نیّت) اور **اِخلاص** کے ساتھ پڑھی ہے تو ثواب کا تَرَتُّب ہے یعنی اِس نَماز پر ثواب پائے گا مگر جبکہ بعد میں معلوم ہو گیا کہ ناپاک پانی سے وُضو کیا تھا تو (نَماز نہ ہوئی اور) وہ مُطالبہ جو اس کے ذِمّے ہے ساقِط نہ ہوگا، وہ بدستور قائم رہے گا اس کو ادا کرنا ہوگا۔'' (بہارِشریعت جلد ۳ ص ۶۳۶)

اِخلاص یہ ہے کہ ''اپنے عمل کی تعریف'' ناپسند ہو

جن کا ذِہْن یہ ہوتا ہے کہ ہم نے بَہُت سارا عِلْمِ دین حاصِل کیا، تعلیمِ عِلْمِ دین

www.dawateislami.net

کے امتحان میں دوسروں سے مُمتاز آئے، اتنا اتنا اسلام کا کام کیا، کتابیں تصنیف کیں، فُلاں فُلاں اچّھے اعمال کئے، دعوتِ اسلامی کے سنّتوں کی تربیّت کے مَدَنی قافِلوں میں اِتنا اتنا عرصہ سفر کیا، ہماری تعریف وحوصلہ اَفزائی ہونی چاہئے، ہمیں تحفہ وانعام دیا جانا چاہئے، وہ **شیطان کا ہتھیار** ناکام بناتے ہوئے اِس حِکایت سے درسِ عبرت حاصل کریں چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوحُ اللّٰہ علٰی نَبِیِّنا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام سے حواریوں نے عَرض کی: کس کا عمل خالِص ہے؟ فرمایا: اُس کا جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کیلئے **عمل کرتا ہے اور اُسے یہ بات پسند نہیں ہوتی کہ اِس (عمل) پر اُس کی کوئی تعریف کرے!** (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۱۰)

"اِخلاص" کے پانچ حُرُوف کی نسبت سے اخلاص کے مُتَعلِّق بُزُرگانِ دین کے 5 فرامین

﴿1﴾ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب مَکْفُوف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: مُخلص وہ ہے جو اپنی نیکیاں اِس طرح چھپائے جس طرح اپنے گناہ چھپاتا ہے۔ (اِحیاءُ العُلوم ج ۵ ص ۱۰۵) ﴿2﴾ حضرتِ سیِّدُنا سَرِی سَقَطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: اگر تم **اِخلاص** کے ساتھ علیحدَگی میں دو رَکعتیں پڑھو تو یہ بات تمہارے لئے **70** یا **700** احادیث عمدہ اَسناد کے ساتھ لکھنے سے بہتر ہے۔ (ایضاً ص ۱۰۶) **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: آدمی کا ایسی جگہ نَفْل نماز پڑھنا جہاں لوگ اسے نہ دیکھتے ہوں، لوگوں کے سامنے ادا کی جانے والی 25 نمازوں کے برابر

www.dawateislami.net

ہے۔ (جَمْعُ الْجَوامِع ج ٥ ص ٨٣ حدیث ١٣٦٢٠) ﴿3﴾ ایک بُزُرگ کا قول ہے: ایک ساعت کا **اِخلاص** ہمیشہ کی نَجات کا باعِث ہے لیکن اِخلاص بَہُت کم پایا جاتا ہے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ٥ ص ١٠٦) ﴿4﴾ حضرت سیِّدُنا خواص رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: جو شخص رِیاست (یعنی اِقتِدار اور دوسروں پر بَرتَری) کا پیالہ پیتا ہے وہ بندگی کے **اِخلاص** سے نکل جاتا ہے۔ (ایضاً ص ١١٠)

﴿5﴾ حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے فرمایا: لوگوں کی وجہ سے عمل چھوڑنا **رِیا** ہے اور مخلوق کو دکھانے کیلئے عمل کرنا شرکِ (اصغر) ہے۔ (ایضاً ص ١١٠)

تین عطائیں تین محرومیاں

بعض بُزُرگوں نے فرمایا: **اللہ** تَعَالٰی جب کسی بندے کو ناپسند کرتا ہے تو اُسے تین باتیں عطا کرتا ہے اور تین باتوں سے روک دیتا ہے ﴿١﴾ اسے صالحین (یعنی نیک بندوں) کی صُحبت تو عطا کرتا ہے مگر وہ بندہ اُن کی کوئی بات قَبول نہیں کرتا ﴿٢﴾ اسے اچّھے اعمال کی توفیق تو دیتا ہے لیکن اُسے **اِخلاص** سے نہیں نوازتا ﴿٣﴾ اسے حِکْمت تو عنایت فرماتا ہے لیکن اُسے اس میں صداقت سے محروم رکھتا ہے۔ (ایضاً ص ١٠٦)

30 برس کی نَمازیں قضا کیں

ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: میں نے 30 برس کی نَمازیں قضا کیں، وجہ اس کی یہ ہوئی کہ میں ہمیشہ ہر نَماز پہلی صَف میں باجماعت ادا کرتا رہا۔ 30 برس کے بعد کسی مجبوری کے سبب تاخیر ہوگئی اور مجھے دوسری صَف میں جگہ ملی، اِس سے مجھے شرمندگی

www.dawateislami.net

محسوس ہوئی کہ آج لوگ کیا کہیں گے! یہ خیال آنے کے سبب میں جان گیا کہ جب لوگ مجھے پہلی صَف میں دیکھتے تھے تو اِس سے مجھے خوشی ہوتی تھی اور یہ بات میرے دل کی راحت کا باعِث تھی۔ (ورنہ مجھے شرمندگی ہوتی ہی کیوں، کہ آج لوگ کیا کہیں گے! تو گویا 30 برس سے میں لوگوں کو دکھانے کیلئے پہلی صَف میں نَماز پڑھتا رہا ہوں!) (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۱۰۸ بِتَصَرُّفٍ)

حکایت: نہ ثواب مِلا نہ عذاب

ایک طویل روایت میں ہے کہ ایک بُزُرگ نے وفات کے بعد کسی کے خواب میں فرمایا: میں نے ایک صَدَقہ لوگوں کے سامنے دیا تو اُن کا میری طرف دیکھنا مجھے پسند آیا تو میں نے انتِقال کے بعد دیکھا کہ نہ تو مجھے اِس کا ثواب ملا اور نہ ہی اِس پر عذاب ہوا۔ حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو جب یہ واقِعہ بتایا گیا تو فرمایا: ''یہ ان کا اچّھا مال ہے کہ عذاب نہ ہوا یہ تو عین اِحسان ہے۔'' (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۱۰۵)

مُبلِّغ پر شیطان کا وار

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں: (بعض واعِظین و مبلّغین) اِس بات پر خوش ہوتے ہیں کہ لوگ ان کی بات توجُّہ سے سنتے اور قبول کرتے ہیں اور ایسا واعِظ (یا مبلّغ) دعویٰ کرتا ہے کہ میری خوشی کا باعِث یہ ہے کہ **اللہ** تَعَالٰی نے دین کی حمایت میرے لئے آسان کر دی۔ اگر اس (واعظ یا مبلّغ) کا کوئی ہم عَصر اُس سے اچّھا وَعظ (و بیان) کرتا ہو اور لوگ اِس سے ہٹ کر اُس کی طرف مُتوَجِّہ ہو

www.dawateislami.net

جائیں تو یہ بات اُسے بُری لگتی ہے اور وہ غمگین ہو جاتا ہے، اگر (اسکے اندر اخلاص ہوتا اور) اِس کے وَعْظ (و بیان) کا باعِث دین ہوتا (اور اُس کے پیشِ نظر صِرْف **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا ہوتی تب) تو وہ **اللہ** تعالیٰ کا شکر ادا کرتا کہ **اللہ** تعالیٰ نے یہ کام دوسرے کے سِپُرد کر دیا۔ ایسے موقع پر شیطان اس سے کہتا ہے: تو اِس لئے غمگین نہیں کہ لوگ تجھے چھوڑ کر دوسری طرف چلے گئے بلکہ تیرے غم کا سبب یہ ہے کہ تجھ سے ثواب چلا گیا کیوں کہ اگر وہ لوگ تیری بات سے نصیحت حاصل کرتے تو تجھے ثواب ملتا اور تیرا ثواب کے چلے جانے پر غمگین ہونا اچّھا ہے اور اس بیچارے (مُقرِّر یا مبلِّغ) **کو معلوم نہیں کہ تبلیغ کا کام اپنے سے افضل کو سونپنا زیادہ ثواب کا باعِث ہے اور خود تنہا تبلیغ کرنے کے مقابلے میں اِس صورت میں ثواب زیادہ ہوگا۔** (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۵ ص ۱۰۹ مُلَخَّصاً)

عالم کی دو رکعتیں جاہل کی سال بھر کی عبادت سے افضل

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابو حامد محمد بن محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی فرماتے ہیں: دل کی کھوٹ، شیطان کا مکر و فریب اور نَفْس کی خَباثت نہایت پوشیدہ ہوتی ہے، اِسی لئے کہا گیا ہے: ''عالم کی دو رَکعتیں جاہل کی ایک سال کی عبادت سے افضل ہیں'' اور اس سے وہ عالم مُراد ہے جو اعمال کی باریک و دَقیق آفات کی بصیرت (پہچان) رکھتا ہو تا کہ ان آفات سے اپنے اعمال کو صاف کر سکے کیوں کہ جاہل کی نظر ظاہری عبادت پر ہوتی ہے اور اِسی سے وہ دھوکا کھا جاتا ہے۔ (ایضاً ص ۱۱۲)

www.dawateislami.net

حِکایت: 60 سال کعبے کا خادِم

حضرتِ سیِّدُ نا عبدُ العزیز بن ابی رَوَّاد علیہ رحمۃ اللہ الجواد نے فرمایا: میں اس گھر (کعبۃُ اللہ شریف) کا 60 سال مُجاوِر (یعنی خادِم) رہا اور میں نے 60 حج کئے (پھر انکساراً فرمانے لگے) لیکن میں نے اللہ تعالیٰ کے لیے جو بھی عمل کیا اُس میں جب اپنے نَفْس کا مُحاسَبہ کیا (یعنی جب اِن اعمال کی جانچ پڑتال کی، اِخلاص ٹٹولا تو اِس قدر کم نکلا کہ) شیطان کا حصّہ اللہ تعالیٰ کے حصّے سے زیادہ پایا! کاش! میرا حساب برابر ہوا گر (آخرت میں) نَفْع نہ ہوتو نقصان بھی نہ ہو۔ (ایضاص ۱۱۵)

اِخلاص کی کمی، خود پسندی، رِیا وغیرہ شیطان کا حصّہ ہیں جبکہ عمل میں مکمَّل اِخلاص ہونا اللہ تعالیٰ کا حصّہ ہے۔

بدگُمانی بھری عبارت کی نِشاندہی

پیارے مدنی بیٹے! شیطان کا ہتھیار پہچاننے کی کوشش کرتے ہوئے آپ اپنی مَیل کے ان جملوں پر غور فرمایئے: "اب دعوتِ اسلامی کے ذمّے داران کی شفقتیں صِرْف امیر لوگوں کیلئے ہیں۔"۔۔۔۔۔"اگر میں امیر ہوتا تو ایسا نہ ہوتا" نیز مکتوب کے آخر میں دیا ہوا شعر بھی بے مَحَل ہونے کی وجہ سے اپنے اسلامی بھائیوں پر بھرپور طنز اور ان کی توہین وتحقیر پر مشتمل ہے۔ آپ کی مَیل میں بعض ذِمّے داران کے تعلُّق سے یہ بھی گِلے شکوے کئے گئے ہیں کہ "تعزِیَت نہیں کی، یا فُلاں نے تعزیت کا فون کیا تو ایصالِ ثواب نہیں کیا، فُلاں فُلاں کو مجلسِ ایصالِ ثواب کی دعوت دی مگر نہیں آئے۔۔۔۔کیوں کہ غریب آدمی ہوں" وغیرہ۔ اِس

www.dawateislami.net

طرح کی شکایات اُن مسلمانوں کی عزّت اُچھالنے والی اور انہیں ڈی گریڈ کرنے والی ہیں۔ساتھ میں مزید یہ الفاظ ''کیوں کہ میں غریب آدمی ہوں'' میں **بدگمانی** کا واضح اشارہ موجود ہے کیوں کہ اِس کا صاف مطلب یِہی نکلتا ہے کہ میں مالدار ہوتا تو میرے یہاں ضَرور آتے۔نیز مَیل میں یہاں بعض کے نام نہیں مگر اشاروں کی ترکیب ہے جس سے کئی ذِمّے داران کو اُن اسلامی بھائیوں کی پہچان ہوسکتی ہے۔

بد گُمانی کی تباہ کاریاں

مَیل میں یہ اظہار نہیں کیا گیا کہ یہ شکایات اِس لئے کی گئی ہیں کہ فُلاں فُلاں کی اِصلاح کی جائے بلکہ صِرف ''بھڑاس'' نکالی گئی ہے جن کا بدگمانیوں پر مَبنی ہونا ظاہر ہے۔شیطان کا بَہُت بڑا اور بُرا **ہتھیار** ہے، یہ **بدگُمانی** خاندانوں کو اُجاڑ دیتی اور بسا اوقات دینی خدمات میں رَخنہ انداز ہو کر ایک دوسرے کے خلاف ''لابِنگ'' پر اُبھارتی، غیبتوں، چغلیوں اور تہمتوں، دل آزاریوں وغیرہ گناہوں کا سیلاب لاتی، دنیا کا سُکون برباد کرنے کے ساتھ ساتھ آخرت کی بربادی کے اسباب بناتی اور یوں شیطان کی مُراد برلاتی ہے۔شیطان کے اِس خوفناک **ہتھیار** ''بدگُمانی'' کی تباہ کاریوں کے متعلِّق کچھ معروضات پیشِ خدمت ہیں: پارہ 26 سُوْرَۃُ الْحُجُرٰت آیت نمبر 12 میں ربِّ کائنات عزوجل کا ارشادِ پاک ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ٘-اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ

ترجمۂ کنزالایمان: اے ایمان والو! بَہُت گمانوں سے بچو بیشک کوئی گُمان گناہ ہو جاتا ہے۔

www.dawateislami.net

حضرتِ علّامہ عبدُ اللّٰہ بن عمر شیرازی بَیضاوی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی **کثرتِ گُمان** سے مُمانَعت کی حِکمت بیان کرتے ہوئے "تفسیرِ بَیضاوی" میں لکھتے ہیں: "تاکہ مسلمان ہر گُمان کے بارے میں مُحتاط ہوجائے اور غور وفِکر کرے کہ یہ گُمان کس قَبیل (یعنی قِسم) سے ہے۔" (آیا اچھا ہے یابُرا؟) (تفسیر بیضاوی ج ۵ ص ۲۱۸)

اِس آیتِ کریمہ میں بعض گُمانوں کو گناہ قرار دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے اِمام فخرُالدّین رازی عَلَیہِ رَحمَۃُ اللہِ الہَادِی **لکھتے ہیں:** "کیونکہ کسی شخص کا کام (بعض اوقات) دیکھنے میں تو بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا، ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بھول کر کررہا ہو یا دیکھنے والا ہی خود غَلَطی پر ہو۔" (تفسیرِ کبیر ج ۱۰ ص ۱۱۰)

بدگُمانی حرام ہے

دو فرامینِ مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **(۱) بدگُمانی سے بچو بے شک بدگُمانی** بدترین جھوٹ ہے۔ (بُخاری ج ۳ ص ٤٤٦ حدیث ۵١٤٣) **(۲) مسلمان کا خون، مال اور اس سے بدگُمانی** (دوسرے مسلمان پر) حرام ہے۔ (شُعَبُ الْاِیمان ج ۵ ص ۲۹۷ حدیث ٦٧٠٦)

بدگُمانی کی تعریف

بدگُمانی سے مُراد یہ ہے کہ "بِلا دلیل دوسرے کے بُرے ہونے کا دل سے اِعتِقادِ جازِم (یعنی یقین) کرنا۔" (ماخوذ از: فَیضُ القدیر ج ۳ ص ۱۲۲ تحت الحدیث ۲۹۰۱ وغیرہ)

بدگُمانی سے **بُغض** اور **حَسَد** جیسے باطِنی اَمراض بھی پیدا ہوتے ہیں۔

www.dawateislami.net

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب صَلَّی اللہُ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: حُسْنُ الظَّنِّ مِنْ حُسْنِ الْعِبَادَۃِ. یعنی ''**اچّھا گُمان اچّھی عبادت سے ہے۔**'' (ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٨٧ حدیث ٤٩٩٣)

خدایا عطا کر دے رحمت کا پانی
رہے قلب اُجلا دُھلے بدگمانی

بد گُمانی کیوں حرام ہے

حُجَّةُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی **فرماتے** ہیں: ''**بدگُمانی** کے حرام ہونے کی وجہ یہ ہے کہ دِل کے بھیدوں کو صِرف **اللہ** تَعَالٰی جانتا ہے، لٰہذا تمہارے لئے کسی کے بارے میں **بُرا گُمان** رکھنا اُس وَقْت تک جائز نہیں جب تک تم اُس کی بُرائی اِس طرح ظاہِر نہ دیکھو کہ اس میں تاویل (یعنی بچاؤ کی دلیل) کی گنجائش نہ رہے، پس اُس وَقْت تمہیں لامُحالہ (یعنی ناچار) اُسی چیز کا یقین رکھنا پڑے گا جسے تم نے جانا اور دیکھا ہے اور اگر تم نے اُس کی بُرائی کو نہ اپنی آنکھوں سے دیکھا اور نہ ہی کانوں سے سنا مگر پھر بھی تمہارے دِل میں اس کے بارے میں بُرا گُمان پیدا ہو تو سمجھ جاؤ کہ **یہ بات** تمہارے دِل میں شیطان نے ڈالی ہے، اس وَقْت تمہیں چاہئے کہ دِل میں آنے والے **اُس گُمان کو جُھٹلا دو** کیونکہ یہ (بدگمانی) سب سے بڑا فِسْق ہے۔'' مزید لکھتے ہیں: ''یہاں تک کہ اگر کسی شخص کے منہ سے شَراب کی بُو آ رہی ہو تو اُس کو شَرْعی حد لگانا جائز نہیں کیونکہ ہوسکتا ہے کہ اُس

www.dawateislami.net

نے شَراب کا گُھونٹ بھرتے ہی کُلّی کردی ہو یا کسی نے اُسے زبردستی شَراب پِلا دی ہو، جب یہ سب اِحتِمالات (یعنی شُبہات) موجود ہیں تو (ثُبُوتِ شَرْعی کے بِغیر) مَحْض قَلْبی خَیالات کی بِنا پر تصدیق کر دینا اور اس مسلمان کے بارے میں (شرابی ہونے کی) **بدگمانی** کرنا جائز نہیں ہے۔" (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۸۶)

بدگُمانی بَہُت بڑی اور بُری آفت ہے، یہ انسان کو جہنّم میں پہنچا سکتی ہے، اس کے بارے میں ضَروری اَحکام اور اِس کا علاج جاننا ''فرض'' ہے۔

''حُسْنُ الظَّنّ'' کے سات حُرُوف کی نسبت سے بدگمانی کے مختصراً 7 علاج

﴿1﴾ مسلمان کی خوبیوں پر نظر رکھئے

مسلمانوں کی خامیوں کی ٹٹول کے بجائے اُن کی **خوبیوں پر نظر رکھئے**، جو ان کے متعلّق **حُسْنِ ظن** رکھتا ہے اُس کے دل میں راحتوں کا بَسیرا اور جس پر شیطان کا ہتھیار کام کر جائے اور وہ **بدگُمانی** کی بُری عادت میں مبتَلا ہو جائے، اُس کے دل میں وَحشتوں کا ڈیرا ہوتا ہے۔

﴿2﴾ بدگُمانی ہو تو توجُّہ ہٹا دیجئے

جب بھی کسی مسلمان کے بارے میں دِل میں **بُرا گُمان** آئے تو اسے جھٹک دیجئے اور اس کے عمل پر **اچھا گُمان** قائم کرنے کی کوشش فرمائیے۔ **مَثَلاً** کسی اسلامی بھائی

www.dawateislami.net

کو نعت یا بیان سنتے ہوئے روتا دیکھ کر آپ کے دِل میں اُس کے متعلِّق **رِیاکاری** کی بدگُمانی پیدا ہو تو فوراً اِس کے **اِخلاص** سے رونے کے بارے میں حُسنِ ظن قائم کر لیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا مَکحُول دِمَشقِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ القَوِی فرماتے ہیں: ''جب تم کسی کو روتا دیکھو تو خود بھی روؤ اور اُسے **رِیاکار** نہ سمجھو، میں نے ایک دَفْعہ کسی شخص کے بارے میں یہ خیال کیا تو میں **ایک سال** تک رونے سے محروم رہا۔'' (تَنبِیهُ المُغتَرِّین ص ۱۰۷)

خدا! بدگمانی کی عادت مٹا دے
مجھے حُسنِ ظن کا تو عادی بنا دے

﴿3﴾ خود نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں

اپنی اِصلاح کی کوشِش جاری رکھئے کیونکہ جو خود **نیک** ہو وہ دوسروں کے بارے میں بھی **نیک گُمان** (یعنی اچھے خیالات) رکھتا ہے جبکہ جو خود **بُرا** ہو اُسے دوسرے بھی بُرے ہی دکھائی دیتے ہیں۔ عَرَبی مَقُولہ ہے: اِذَا سَاءَ فِعْلُ الْمَرْءِ سَاءَتْ ظُنُوْنُهٗ **یعنی** جب کسی کے کام بُرے ہو جائیں تو اُس کے گُمان (یعنی خیالات) بھی بُرے ہو جاتے ہیں۔ (فیض القدیر، ج ۳، ص ۱۵۷)

اِمامِ اَہلسنّت مُجَدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نَقْل فرماتے ہیں: ''**خبیث گُمان خبیث دل ہی سے نکلتا ہے۔**'' (فتاوٰی رضویہ ج ۲۲ ص ۴۰۰)

مِرا تن صفا ہو مِرا مَن صفا ہو
خدا! حُسنِ ظن کا خزانہ عطا ہو

www.dawateislami.net

﴿4﴾ بُری صُحبت بُرے گمان پیدا کرتی ہے

بُری صُحبت سے بچتے ہوئے **نیک صُحبت** اِختیار کیجئے، جہاں دوسری بَرَکتیں ملیں گی وَہیں **بدگُمانی** سے بچنے میں بھی مدد حاصِل ہوگی۔ حضرتِ سیِّدُنا بِشْر بن حارِث رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ فرماتے ہیں: صُحْبَۃُ الْاَشْرَارِ تُوْرِثُ سُوْءَ الظَّنِّ بِالْاَخْیَارِ **یعنی** بُروں کی صُحبت اچھوں سے **بدگُمانی** پیدا کرتی ہے۔ (رسالہ قُشیریہ ص ٣٢٧)

بُری صُحبتوں سے بچا یاالٰہی
تو نیکوں کا سَنگی بنا یاالٰہی

﴿5﴾ کسی سے بدگُمانی ہو تو عذابِ الٰہی سے خود کو ڈرایئے

جب بھی دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں **بدگُمانی** پیدا ہو تو خود کو **بدگُمانی کے انجام** اور **عذابِ الٰہی** سے ڈرایئے۔ پارہ 15 **سُوْرَۃُ بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْل** کی آیت نمبر 36 میں **اللہ** تبارَکَ وَتعالٰی کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

وَلَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ ؕ اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا ﴿۳۶﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے سوال ہونا ہے۔

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! کسی کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو اپنے آپ کو اِس طرح ڈرایئے کہ بڑا عذاب تو دُور رہا میری حالت تو یہ ہے کہ **جہنَّم** کا سب سے ہلکا عذاب بھی

www.dawateislami.net

برداشت نہیں کرسکوں گا۔آہ! ہلکا عذاب بھی کس قدر ہولناک ہے! بُخاری شریف میں حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عبّاس رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، رسولِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب جس کو ہوگا اُسے آگ کے جوتے پہنائے جائیں گے جن سے اُس کا دماغ کھولنے لگے گا۔'' (بُخاری ج ٤ ص ٢٦٢ حدیث ٦٥٦١)

جہنَّم سے مجھ کو بچا یاالٰہی
مجھے نیک بندہ بنا یاالٰہی

﴿6﴾ کسی کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہوتو اپنے لئے دُعا کیجئے

جب بھی کسی کے بارے میں ''بدگُمانی'' ہونے لگے تو اپنے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یوں دُعا مانگئے: یاربِّ مصطفٰے عَزَّوَجَلَّ! تیرا یہ کمزور بندہ دُنیا وآخرت کی تباہی سے بچنے کے لئے اِس بدگُمانی سے اپنے دِل کو بچانا چاہتا ہے۔ یااللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شیطان کے خطرناک ہتھیار ''بدگُمانی'' سے بچالے۔ میرے پیارے پیارے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنے خوف سے معمور دِل، رونے والی آنکھ اور لرزنے والا بدن عطا فرما۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم

﴿7﴾ جس کے لئے بدگُمانی ہو اُس کے لئے دعائے خیر کیجئے

جب بھی کسی اِسلامی بھائی کے لئے دِل میں بدگُمانی آئے تو اُس کے لئے دُعائے خیر کیجئے اور اُس کی عزّت واِکرام میں اضافہ کردیجئے۔ حُجَّةُ الْاِسلام حضرت

www.dawateislami.net

سیِّدُ نا امام ابوحامد محمد بن محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی ارشاد فرماتے ہیں: ''جب تمہارے دِل میں کسی مسلمان کے بارے میں **بدگمانی** آئے تو تمہیں چاہیے کہ اس کی **رعایت** (یعنی عزّت و آؤ بھگت وغیرہ) میں اِضافہ کردو اور اس کے لئے دُعائے خیر کرو، کیونکہ یہ چیز شیطان کو غُصّہ دِلاتی ہے اور اُسے (یعنی شیطان کو) تم سے **دُور** بھگاتی ہے، یوں شیطان دوبارہ تمہارے دِل میں **بُرا گُمان** ڈالتے ہوئے ڈرے گا کہ کہیں تم پھر اپنے بھائی کی رِعایت اور اُس کے لئے دُعائے خیر میں **مشغول** نہ ہوجاؤ۔'' (اِحیاءُ العُلوم ج ۳ ص ۱۸۷) (بدگُمانی سے متعلِّق زیادہ تر مواد مکتبۃُ المدینہ کے مطبوعہ رسالے'' **بدگُمانی**'' (56 صَفْحات) سے لیا گیا ہے، یہ رسالہ مکمّل پڑھنا نہایت مُفید ہے)

مجھے غیبت و چغلی و بد گمانی
کی آفات سے تُو بچا یاالٰہی (وسائلِ بخشش ص ۸۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

جو لکھنے میں خطا کھا جاتا ہے وہ بولنے میں نہ جانے کیا کیا کہہ جاتا ہوگا!

عُموماً آدمی بَہُت سوچ سوچ کر چِٹّھی وغیرہ لکھتا، لکھ کر نوک پلک سنوارتا اور کاٹ چھانٹ کرتا ہے تاکہ کہیں اپنی کوئی غَلَط تحریر کسی کے ہاتھ میں نہ چلی جائے تو اب اتنی احتِیاطوں کے باوُجُود بھی جس پر شیطان کا ہتھیار چل جاتا ہو اور وہ غیر مُحتاط یا گناہوں بھرے الفاظ لکھ ڈالتا ہو خدا جانے جب وہ بولنے پر آتا ہوگا تو اُس کی زُبان سے کیا کیا نکل جاتا ہوگا!

www.dawateislami.net

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: جومجھ پر روزِ جمعہ دُرُود شریف پڑھے گا میں قِیامت کے دن اُس کی شَفاعت کروں گا۔ (کنزالعمال)

بدگمانی کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ

بدگمانی کے مُتَعلِّق ''فتاوٰی رضویہ'' سے مختصر کردہ سُوال جواب مُلاحظہ فرمائیے:

سُوال: زید کہتا ہے آج کل عُمُوماً فخر وتَفاخُر اوراپنی واہ واہ کروانے کیلئے دعوتیں دی جاتی ہیں لٰہذا وہ یعنی (زید) کسی دعوت میں نہیں جاتا۔ **جواب:** قَبولِ دعوت سنّت ہے۔۔۔۔اوراب کہ ایک مسلمان پر بِلا دلیل یہ گمان کیا کہ اِس کی نیّت رِیا وتَفاخُر ونا موری ہے تو یہ **حرامِ قَطْعی** ہوا۔غیرِ مُعَیَّن پر حکم کسی مُعَیَّن مسلمان کے لئے سمجھ لینا **بدگُمانی** ہے جب تک اس کے قرائنِ واضِحہ نہ ہوں اور بدگُمانی حرام۔ (مُلَخَّص از فتاوٰی رضویہ ج۲۱ص۶۷۲،۶۷۳)

نَمازِ جنازہ وایصالِ ثواب کے بارے میں ناراضی سے بچانے والے مَدَنی پھول

یہ مسائل ذِہْن نشین فرمالیجئے: (۱) مسلمان کی نَمازِ جنازہ فرضِ کِفایہ ہے جن جن کو اِطّلاع مِلی اُن میں سے بعضوں نے ادا کرلی تب بھی فرض ادا ہوچکا تو اب جونہیں آئے وہ گنہگار نہیں ہیں، اُن نہ آنے والوں کے بارے میں بدگُمانیاں ضَرور گناہ ہیں، اُن کی مُخالَفت کی ہر گز اجازت نہیں (۲) تعزِیت مَسنون ہے، ایصالِ ثواب یا اس کی مجلس میں شرکت مُسْتَحَب ہے۔اِطّلاع ہونے کے باوُجود اگر کسی نے تعزِیت یا مجلس میں شرکت نہ کی تو شَرْعاً گنہگار نہ ہوا، اُس پر تہمت رکھنے، غیبت و بدگمانی کرنے اور اُسے بُرا بھلا کہنے والا ضَرور گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہے۔حق تو یہ ہے کہ بِالْفَرض مجلس میں شرکت نہ کرنا گناہ ہوتب بھی مسلمان کا پردہ رکھنے کا حُکْم ہے، اب جبکہ گناہ ہی نہیں تو پھر اُس پر زَبانِ طَعْن کھولنا کہاں کی نیکی ہے! یاد رکھئے! **فرمانِ مصطفٰے** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: ہر مسلمان کی عزّت، مال اور

www.dawateislami.net

جان دوسرے (مسلمان) پر حرام ہے۔ (تِرمِذی ج۳ص۳۷۲ حدیث ۱۹۳٤)

دلجوئی نہ کرنے کے دو نقصانات

ہاں مُرُوَّت کا تقاضا یِہی ہے کہ اگر جاننے والوں میں سے کسی پر کوئی مصیبت آئے تو اَخلاقی طور پراُس کے یہاں جانا چاہئے۔دُکھیاروں کی دلجوئی سے خود کومحروم رکھنے میں دو نقصانات نُمایاں ہیں: (۱) خود اپنی ثواب سے محرومی (۲) اُس دُکھی اسلامی بھائی کے دل میں وَسوَسے آنے اوراُس کے مَدَنی ماحول سے دُور ہوجانے کا اندیشہ۔

شخصیّات سے تعلُّقات کے مُتَعلِّق اَہم وضاحتیں

مَساجِد یامدارِس یامَدَنی مرکز فیضانِ مدینہ کی تعمیرات نیز دیگر مَدَنی کاموں کیلئے عطیّات کے حُصُول کی حِرص میں کسی سرمایہ دار سے چھوٹے ذِمّے دار کا بڑے ذِمّے دار کی فون پر بات یا ملاقات کروانا یقیناً کارِثوابِ آخرت ہے اورحُسنِ نیّت کی بِنا پر اس میں ضَرور استحقاقِ جنّت ہے، اِس طرح کی نیکی کے عظیم مَدَنی کام پر تنقید یا گِلہ شکوہ ہرگز صحیح نہیں۔ایسا کرنے والے ذِمّے داروں پر مالداروں کی چاپلُوسی اورخوشامد کی **بدگمانی** حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے، بلکہ کوئی بے سبب بھی مالداروں سے تعلُّقات رکھے تو حرج نہیں جبکہ کوئی اور مانعِ شَرعی نہ ہو۔ ہاں دنیا دار کی صُحبت اور بے مقصد دوستی میں بھلائی کی اُمّید کم اور نقصان کا پہلو غالِب ہے، خُصُوصاً عُلَماء، صُلَحاء اور مُبلِّغین وغیرہ کو احتِیاط اَنْسب تاکہ لوگ بدگُمانیوں کے گناہوں میں نہ پڑیں۔

www.dawateislami.net

کیا شخصیّت کا تعزیَت کرنا آخِرت کیلئے باعِث سعادت ہے؟

خوب معذِرت کے ساتھ عَرض ہے، آپ کی مَیل کے مطابِق آپ جناب کی امّی جان کی تعزیَت کیلئے بھی تو ''بڑی بڑی شخصیّات'' کا وُرُود ہوا تھا! ظاہِر ہے ایسا بِغیر تعلُّقات کے نہیں ہوا کرتا بلکہ بسااوقات بڑی شخصیّات کے ذَرِیعے تعزیت کی ''سعادت'' پانے کیلئے بھی سفارشوں اور ترکیبوں کی ضَرورت پڑتی ہے! ہاں مَدَنی شخصیّات یعنی عُلَماء وصُلَحاء کی تشریف آوری بے شک سعادتِ دارَین کا سبب ہے۔ کسی دُنیوی افسر کی افسری سے فوت شدگان کے پسماندگان کی واہ واہ تو ہوسکتی ہے مگر جو دنیا سے جاچکے ان کو آخِرت کا کیا فائدہ پُہنچ سکتا ہے! بسببِ منصب ایسوں کی آمد کی خواہش اور آئیں تو خوشی پھر پُھول پُھول کر دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ اپنے یہاں تو فُلاں فُلاں افسر و لیڈر بھی تعزیَت کیلئے آیا تھا! یقین مانئے اِس انداز میں **حُبِّ جاہ** (یعنی عزّت وشہرت سے مَحبّت) کا اندیشہ بِشِدّت موجود ہے! بَہَر حال ''دُنیوی شخصیّات'' سے مُراسِم رکھنے والے، ان سے فون پر بات کرنے کروانے والے کی اُن کی اپنی نیّت اُن کے ساتھ، ہم دلوں پر حُکم لگانے والے کون ہوتے ہیں! ہمیں ان کے بارے میں اچّھا سوچنا چاہئے، مسلمان کے اَفعال کے بارے میں **حُسنِ ظن** رکھنا ضَروری ہے، اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرَّحمٰن فرماتے ہیں: مسلمان کا فِعْل حتَّی الامکان مَحمَلِ حَسَن پر مَحْمُول (یعنی اچّھا گُمان) کرنا واجِب ہے اور ''بدگُمانی'' **رِیا** سے کچھ کم حرام نہیں۔ (فتاوی رضویہ ج٥ ص ٣٢٤) اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ایک اور مقام پر فرماتے ہیں: **مسلمان کا حال حتَّی الْاِمْکان صَلاح** (یعنی بھلائی) **پر حَمْل**

www.dawateislami.net

کرنا (یعنی اچّھا گُمان کرنا) واجِب ہے۔ (ایضاج۱۹ص۶۹۱)

وعدہ کرکے نہ آنے والوں کے بارے میں حُسنِ ظن

اگر وعدہ کر کے بھی کوئی مجلسِ ایصالِ ثواب میں نہ آیا تو اُس پر **حُسنِ ظن** ہی رکھا جائے کہ بھول گیا ہوگا، کوئی مجبوری آپڑی ہوگی وغیرہ۔ اگر وعدہ کرنے اور یاد ہونے کے باوُجود بھی نہ آیا تب بھی بدگمانی کوراہ نہیں، کیوں کہ **وعدہ خلافی** کی تعریف یہ ہے کہ ''وعدہ کرتے وَقْت ہی نیّت یہ ہو کہ میں جو کہہ رہا ہوں وہ نہیں کروں گا۔'' لہٰذا اگر بعد میں ارادہ بدل گیا تب بھی وعدہ خِلافی نہیں۔ معلوم ہوا کہ وعدے کے باوُجود مجلس میں شرکت نہ کرنے کے تعلُّق سے حُسنِ ظن کا پہلو موجود ہے۔

اپنا قول نبھانا چاہئے

البتّہ ''ہاں'' کرنے والے کو ہر ممکن صورت میں اپنا قول نبھانا چاہئے تاکہ لوگ بدظن نہ ہوں اور بدگمانیوں، تہمتوں، عَیب دریوں اور غیبتوں کے دروازے نہ کُھلیں۔ خُصُوصاً موت میّت کے مُعاملے میں سبھی اسلامی بھائیوں کو جنازوں میں شرکت اور تعزِیَت کر کے نیز ایصالِ ثواب کی مجلسوں میں حاضِری دیکر اپنا ثواب کھرا کر لینا چاہئے، اِس طرح گناہوں کے دروازے بند ہوتے اور مَحبّتوں کے رشتے مضبوط ہوتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت مجدِّدِ دین وملّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن فتاوٰی رضویہ شریف جلد 8 صَفْحہ 98 تا 99 پر نَقل کرتے ہیں: حدیث میں ہے: ''ایمان بِاللہ کے بعد سب سے بڑی عقلمندی لوگوں کے ساتھ مَحبّت کرنا ہے۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ٢٥٥ حدیث ٨٠٦١) دوسری حدیثِ صحیح

www.dawateislami.net

میں ہے: رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلّم فرماتے ہیں: بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا. یعنی مَحبَّت پھیلاؤ نفرت نہ پھیلاؤ۔ (بُخاری ج ١ ص ٤٢ حدیث ٦٩)

خبردار! بے جا وضاحت کہیں گناہوں میں نہ ڈال دے

میٹھے میٹھے مَدَنی بیٹے! شیطان کے ہتھیار سے خبردار! ایسے موقع پر یہ مردود آدمی کو خوب اُکساتا، ناصِح (یعنی نصیحت کرنے والے) کی مخالفت پر اُبھارتا اور دل کے اندر وَسوَسے ڈالتا ہے کہ جھوٹ مُوٹ یوں اور یوں بولدے کہ مَثَلاً میری نیّت یہ نہیں تھی، میرا مقصد وہ نہیں تھا، میری مُراد تو یہ تھی وغیرہ، مزید یہ بھی وَسوَسہ ڈالتا ہے کہ اگر ایسا نہیں کرے گا تو دیکھ تیری بے عزّتی ہو جائیگی! افسوس! شیطان کی چال کے سبب بعض اوقات اپنی غَلَطی ہونے کے باوُجود غَلَط سَلَط وَضاحتیں شُروع ہو جاتی ہیں۔ ہاں ضَمیر کی آواز پر دُرُست وضاحت کی جاسکتی ہے بلکہ کبھی تو ایسا کرنا سخت ضَروری ہوتا ہے۔

کر لے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی

پیارے مَدَنی بیٹے! مجھ سے ہرگز خفا نہ ہونا، دیکھئے نا! علاج کیلئے مریض کو تَلخ دواؤں اور انجکشنوں کے علاوہ ضَرورتاً عملِ جَراحت (operation) سے بھی گزرنا پڑتا ہے، چونکہ اِس میں مریض کا اپنا بھلا ہوتا ہے لہٰذا وہ ناراض ہونے کے بجائے ڈاکٹر کو خطیر رقم ادا کرنے کے ساتھ ساتھ اُس کا شکر گزار بھی ہوتا ہے۔ میں نے جُرأت کر کے شیطان کے بعض ہتھیار آپ پر آشکار کر کے آپ کے بعض ''اَمراض'' کی نشاندہی کر کے علاج کے چند مَدَنی پھول پیش کئے ہیں اُمّید ہے آپ کے ساتھ ساتھ دِیگر اسلامی بھائیوں تک بھی یہ

www.dawateislami.net

مَدَنی پھول پہنچیں گے اُن کیلئے اِنْ شَآءَ اللّٰہ دُنیا وآخِرت کیلئے مفید بلکہ مُفید ترین ثابِت ہوں گے۔ بَہَر حال میں نے آپ کی مَیل کے تعلُّق سے اپنی موٹی سمجھ کے مطابِق جو کچھ عرض کیا اگر آپ کا ضمیر قبول کرتا ہے اور اپنے اندر ندامت پاتے ہیں تو اپنی مَیل کی جن جن عبارات میں گناہ پائیں ان سے توبہ کیجئے اور جن جن اسلامی بھائیوں کی دل آزاری کا کھٹکا پائیں اِس ضِمْن میں توبہ کے ساتھ ساتھ اُن سے مُعافی کی ترکیب بھی فرمائیں کہ اِسی میں دنیا وآخِرت کی بھلائی ہے۔

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں ہر بنا کام بگڑ جاتا نادانی میں
ڈوب سکتی ہی نہیں موجوں کی طُغیانی میں جس کی کَشتی ہو محمد صلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نگہبانی میں

ہر دعوتِ اسلامی والا میرا پیارا ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رَحْمت اور مصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کی نگاہِ عنایت سے دعوتِ اسلامی کا باغ خوب پھل پھول رہا ہے، جس طرح باپ کو اپنا ہر بچّہ اور مالی کو اپنے باغ کا ہر پھل عزیز ہوتا ہے اسی طرح **ہر دعوتِ اسلامی والا مجھے پیارا ہے** خواہ وہ مَدَنی کام زیادہ کرتا ہو یا کم، البتّہ کماؤ پُتّر سبھی کو زیادہ میٹھا لگتا ہے مگر نِکمّی اولاد کو بھی باپ ضائع نہیں کیا کرتا۔ میں ہر دعوتِ اسلامی والے اور والی کے حق میں دعائیں مانگتا ہوں، یہ سبھی میرے مَدَنی باغ کے پھل پھول اور کلیاں ہیں، انہیں سے باغِ عطّار میں مَدَنی بہار ہے۔ اللہ تَعَالٰی مدینے کے سدا بہار پھولوں کے صدقے میرے پھولوں کو سدا مسکراتا رکھے۔ یا اللہ! ان کے ساتھ ساتھ ان کی نسلیں بھی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رَہ کر دنیا و آخِرت کی

www.dawateislami.net

بھلائیاں سمیٹتی رہیں۔اور یہ سب کے سب بے سبب بخشے جائیں، یہ دعائیں مجھ گنہگار کے حق میں بھی قبول ہوں۔ اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

مَدَنی کام کرنے والے مجھے زیادہ عزیز ہیں

دعوتِ اسلامی کے سرگرمِ عمل (active) ذِمّے داران و مبلِّغین میرے ''کماؤ پُتّر'' ہیں یہ مجھے زیادہ عزیز ہیں، ان کی مخالَفت سے میرے دل کو اذیّت پہنچتی ہے۔ میں جب بھی کسی حلقے، عَلاقے، شہر یا ملک کے اسلامی بھائیوں کی آپَسی شکر رنجیوں کا سنتا ہوں تو دُکھی ہو جاتا ہوں کہ یہ اچّھا خاصہ مَدَنی کام کرتے کرتے نادانی پر کہاں اُتر آئے! کہیں ایسا نہ ہو ان کی غیر محتاط حرکتوں سے شیطان فائدہ اٹھالے اور انہیں نیکیوں اور سنّتوں بھرے مَدَنی ماحول سے دُور کر دے اور دین کے مَدَنی کاموں کو بھی نقصان پہنچ جائے! لہٰذا میرے تمام مَدَنی بیٹوں اور مَدَنی بیٹیوں سے دست بستہ مَدَنی التجا ہے کہ دل بڑا رکھا کریں اور آپَس میں اِفتِراق و انتِشار کی فضا قائم نہ ہونے دیا کریں، اگر تنظیمًا کوئی ناخوشگوار مُعامَلہ درپیش ہو تو تنظیمی ترکیب (جو کہ مَدَنی کام کرنے والوں کو معلوم ہوتی ہے) کے مُطابِق اِس کا حل تلاش کیجئے۔ ہرگز یہ نہ ہو کہ عارِضی ہمدردیاں حاصِل کرنے کیلئے چند اسلامی بھائیوں کو بتا کر آپ ''لابنگ'' کی صورت کھڑی کر دیں اور پھر آپ کی ہی بے احتِیاطی کے باعِث غیبتوں چُغلیوں بدگُمانیوں اور فتنوں کا سلسلہ چل نکلے اور خدانخواستہ آپ کی اور دوسروں کی آخرت داؤ پر لگ جائے۔

فتنے پھیلانے کی وعیدیں

دعوتِ اسلامی کے اِشاعَتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 504 صَفْحات پر

www.dawateislami.net

مشتمل کتاب، ''غیبت کی تباہ کاریاں'' صَفْحہ 455 تا 456 پر ہے: جو بدنصیب لوگ مسلمانوں میں بُرے چرچے جگاتے اور فتنے اٹھاتے ہیں ان کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 18 سُوْرَۃُ النُّوْر آیت نمبر 19 میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عبرت نشان ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَةُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۙ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ

ترجَمۂ کنزالایمان: وہ لوگ جو چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں بُرا چرچا پھیلے ان کے لئے دردناک عذاب ہے دنیا اور آخرت میں۔

بعض لوگ بہُت ہی جھگڑالو طبیعت کے مالک ہوتے ہیں، خوامخواہ **غیبتیں** کرتے، چغلیاں کھاتے، تنقیدیں کرتے، بال کی کھال اُتارتے، بات بات پر فسادات برپا کرتے اور مسلمانوں کیلئے **ایذا** کا باعِث بنتے رہتے ہیں، ایسے لوگوں کو ڈر جانا چاہئے کہ پارہ 30 سُوْرَۃُ الْبُرُوْج کی دسویں آیتِ مُبارکہ میں ربُّ الْعِباد عَزَّوَجَلَّ کا ارشادِ عبرت بنیاد ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ لَمْ یَتُوْبُوْا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَ لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِیْقِ ؕ﴿۱۰﴾

ترجَمۂ کنزالایمان: بے شک جنھوں نے ایذا دی مسلمان مردوں اور مسلمان عورتوں کو پھر توبہ نہ کی اُن کیلئے جہنَّم کا عذاب ہے اور اُن کیلئے آگ کا عذاب۔

فتنے جگانے والوں پر لعنت

حدیثِ پاک میں ہے: '' فِتنہ سویا ہوا ہوتا ہے اُس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت جو اِس کو بیدار کرے۔'' (اَلْجامِعُ الصَّغِیر لِلسُّیُوطی ص ۳۷۰ حدیث ۵۹۷۵)

www.dawateislami.net

اگر میزاں پہ پیشی ہو گئی تو ہائے ! بربادی!! گناہوں کے سوا کیا میرے نامے میں بھلا نکلے
کرم سے اُس گھڑی سرکار پردہ آپ رکھ لینا سرِ محشر مرے عیبوں کا جس دم تذکرہ نکلے
(وسائلِ بخشش ص۲۶۱)

اپنے تنظیمی ذِمّے داران کی اطاعت جاری رکھتے ہوئے مَدَنی اِنْعامات پر عمل اورمَدَنی قافِلوں میں پابندی سے سفر کرتے رہنے کے ساتھ ساتھ حسبِ حال مَدَنی کاموں کی خوب دھومیں مچاتے رہئے، اللہ تَعَالٰی ہم سب کا حامی وناصِر ہو۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

سنّتیں عام کریں دین کا ہم کام کریں
نیک ہو جائیں مسلمان مدینے والے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

طالبِ غمِ مدینہ و بقیع و مغفرت و بے حساب جنّت الفردوس میں آقا کا پڑوس

۱۸ ربیع الاوّل ۱۴۳۴ھ
31-01-2013

یہ رِسالہ پڑھ کر دوسرے کو دے دیجئے

شادی غمی کی تقریبات، اجتماعات، اَعراس اور جلوسِ میلاد وغیرہ میں مکتبۃُ المدینہ کے شائع کردہ رسائل اور مَدَنی پھولوں پر مشتمل پمفلٹ تقسیم کرکے ثواب کمایئے، گاہکوں کو بہ نیّتِ ثواب تحفے میں دینے کیلئے اپنی دُکانوں پر بھی رسائل رکھنے کا معمول بنایئے، اخبار فروشوں یا بچّوں کے ذَرِیعے اپنے محلّے کے گھر گھر میں ماہانہ کم از کم ایک عدد سنّتوں بھرا رسالہ یا مَدَنی پھولوں کا پمفلٹ پہنچا کر نیکی کی دعوت کی دھومیں مچایئے اور خوب ثواب کمایئے۔

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

تہ دار مہندی لگانے سے وضو و غسل نہیں ہوتا

(دارُالْاِفتاءِ اہلسنّت کے غیر مطبوعہ فتوے کی تلخیص)

جِرم دار یعنی تہ والی مہندی، نَیل پالش اور اسٹیکرز والے میک اپ کے لگے ہونے کی حالت میں وُضو اور غُسل نہیں ہوتا، اس لیے کہ مذکورہ تینوں چیزیں پانی کے جِلد تک پہنچنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہیں، اور ان چیزوں کا لگانا کسی شَرعی ضَرورت یا حاجت کے لیے بھی نہیں۔ قاعِدہ یہ ہے کہ جو چیزیں پانی کو جسم تک پہنچنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہوں اُن کے جسم پر چپکے ہونے کی حالت میں وُضو اور غُسل نہیں ہوتا، کیونکہ وُضو میں سر کے علاوہ باقی تینوں اَعضائے وُضو پر اور غسل میں پورے جسم کے ہر ہر بال اور ہر ہر رُونگٹے پر پانی بہ جانا فرض ہے۔

حضرتِ علّامہ ابنِ ہُمام عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ السَّلَام فرماتے ہیں: اگر اس (یعنی وُضو کرنے والے) کے ناخُن کے اوپر خشک مٹّی یا اس کی مِثل کوئی اور چیز چپک گئی یا دھونے والی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر باقی رہ گئی تو جائز نہیں ہے یعنی وُضو نہیں ہوگا۔ (فتح القدیر ج ۱ ص ۱۳ کوئٹہ) مُحیط میں ذِکر کیا گیا ہے کہ اگر کسی آدمی کے جسم پر مچھلی کی جِلد یا چبائی ہوئی روٹی لگی ہے اور خشک ہو چکی ہے اس حالت میں اس نے غُسل یا وُضو کیا اور پانی اُس کے نیچے جسم تک نہیں پہنچا تو غسل اور وُضو نہیں ہوگا، اور اسی طرح ناک کی خشک رِینٹھ کا حکم ہے، اِس لیے کہ غسل میں پورے بدن کو دھونا واجِب ہے اور یہ اشیاء اپنی سختی کی وجہ سے پانی کے جسم تک پہنچنے سے مانِع (یعنی رُکاوٹ) ہیں (فتاوٰی عالمگیری ج ۱ ص ۵، غُنیہ ص ۴۹، سہیل اکیڈمی مرکز الاولیاء لاہور) فتاوٰی عالمگیری میں ہے: اگر وُضو والی کسی جگہ پر سُوئی کی نوک کے برابر کوئی چیز باقی ہو یا ناخُن کے اوپر خشک یا تر مِٹّی چپک جائے تو جائز نہیں یعنی وُضو و غسل نہیں ہوگا۔ اسی میں ہے: خِضاب جب جِرم دار

www.dawateislami.net

ہو اور خشک ہو جائے تو وُضو اور غسل کی تَمامِیَّت سے مانِع (یعنی مکمَّل ہونے میں رُکاوٹ) ہے۔ یعنی اس کی وجہ سے وُضو اور غسل تام (یعنی مکمَّل) نہیں ہوگا۔ (عالمگیری ج ۱ ص ٤ دارالفکر بیروت) اِسی میں ایک اور مقام پر ہے: ''اگر عورت نے اپنے سر پر کوئی خوشبو اس طرح لگائی کہ اس کی وجہ سے بالوں کی جڑوں تک پانی نہیں پہنچتا تو اس پر اس خوشبو کو زائل کرنا واجِب ہے تاکہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچ جائے۔'' (ایضاً ص ۱۳) صَدرُ الشَّریعہ، بَدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ''مچھلی کا سِنّا اعضائے وُضو پر چپکا رہ گیا وُضو نہ ہوگا کہ پانی اس کے نیچے نہ بہے گا۔'' (بہارِ شریعت جلد ۱ حصّہ ۲ ص ۲۹۲ مکتبۃ المدینہ کراچی) اور جہاں تک اس بات کا تعلُّق ہے کہ فُقَہاءِ کرام رَحِمَہُمُ السَّلام نے مہندی کے جِرم (یعنی تہ) کے باوُجود وُضو ہو جانے کی تَصرِیح کی ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اُن حضرات کا یہ حکم اُس معمولی سے جِرم (یعنی تہ) کے بارے میں ہے جو مہندی لگانے کے بعد اچّھی طرح دھونے کے بعد بھی لگا رہ جاتا ہے جس کی دیکھ بھال میں حَرَج ہے جیسے آٹا گوندھنے کے بعد معمولی سا آٹا ناخُن وغیرہ پر لگا رہ جاتا ہے، یہ نہیں کہ پورے ہاتھ پاؤں پر پلاسٹک کی طرح مہندی کا جِرم (یعنی جسم، تہ) چڑھا لیں، بازوؤں پر بھی ایسی ہی مہندی کا اچّھا خاصا حصّہ جَما لیں، پورا چِہرہ اسٹیکرز والے میک اَپ سے چُھپا لیں اور پھر بھی وُضو و غسل ہوتا رہے! ایسی اجازت ہرگز ہرگز کسی فَقیہ نے نہیں دی۔ بَہَر حال مذکورہ صورت میں وُضو نہیں ہوتا اور جب وُضو نہ ہوا تو نَماز بھی نہ ہوئی، لہٰذا ماضی میں اگر کسی نے اِس طرح پنج گانہ نمازیں پڑھی ہوں تو اُس کیلئے ضَروری ہے کہ یاد کر کے اور اگر یاد نہ ہو تو ظنِّ غالِب کے مطابِق حساب لگا کر فرضوں اور وِتْر کی قضا پڑھے۔

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم : جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود پاک نہ پڑھا تحقیق وہ بدبخت ہوگیا۔ (ابن سنی)

فہرس

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
100 حاجتیں پوری ہوں گی	1	دین کی خدمت کے سبب عزّت کی طلب	15
سگِ مدینہ کا احساس	4	ریاکاری کا دَردناک عذاب	16
۔۔۔۔۔تو میں دعوتِ اسلامی والوں سے دُور ہو گیا	5	خود پسندی کی تباہ کاریاں	17
اللہ عَزَّوَجَلَّ جنّت کے دو جوڑے پہنائے گا	6	خود پسندی کی تعریف	17
تعزِیَت کسے کہتے ہیں	6	خود پسندی کی اَہم وضاحت	17
روٹھا ہوا من گیا	6	میں تو خوب دین کی خدمت کرتا ہوں!	18
دعوتِ اسلامی میں بھاری اکثریّت غریبوں کی ہے	7	میں نے یہ کیا! میں نے وہ کیا!	19
بے شک مالداروں کا بھی دین میں حصّہ ہے	8	خود پسندی کی مذمّت پر بُزُرگانِ دین کے 5 فرامین	20
غربت کے فضائل	10	خود پسندی کا علاج	22
’’اجتماعِ ذکر و نعت‘‘ برائے ایصالِ ثواب	10	اِخلاص	23
سگِ مدینہ عُفِیَ عنہ کی جانب سے کی گئی جوابی میل	12	اِخلاص کی 5 تعریفات	24
تحریر بعض اوقات اپنے مُحرِّر کے مزاج کی عکّاس ہوتی ہے	13	اِخلاص کے معنیٰ ’’رِضائے الٰہی کیلئے عمل کرنا‘‘	25
خود کو ’’اَہم شخصیّت‘‘ سمجھنا بُھول ہے	14	اِخلاص یہ ہے کہ ’’اپنے عمل کی تعریف‘‘ ناپسند ہو	25

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم: جس نے مجھ پر دس مرتبہ صبح اور دس مرتبہ شام دُرودِ پاک پڑھا اُسے قیامت کے دن میری شفاعت ملے گی۔ (مجمع الزوائد)

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
اخلاص کے مُتعلِّق بُزرگانِ دین کے 5 فرامین	26	بدگمانی ہو تو توجُّہ ہٹا دیجئے	34
تین باتیں دیتا اور تین سے محروم رکھتا ہے	27	خود نیک بنئے تاکہ دوسرے بھی نیک نظر آئیں	35
30 برس کی نمازیں قضا کیں	27	بُری صُحبت بُرے گمان پیدا کرتی ہے	36
حکایت: نہ ثواب ملا نہ عذاب	28	کسی سے بدگُمانی ہو تو عذابِ الٰہی سے خود کو ڈرایئے	36
مُبلِّغ پر شیطان کا وار	28	کسی کے بارے میں بدگُمانی پیدا ہو تو اپنے لئے دعا کیجئے	37
عالم کی دو رکعتیں جاہل کی سال بھر کی عبادت سے افضل	29	جس کے لئے بدگُمانی ہو اُس کے لئے دعائے خیر کیجئے	37
حکایت: 60 سال کعبے کا خادِم	30	جو لکھنے میں خطا کھا جاتا ہے وہ بولنے میں نہ جانے کیا کیا کہہ جاتا ہوگا!	38
بدگمانی بھری عبارت کی نشاندہی	30	بدگمانی کے بارے میں اعلیٰ حضرت کا فتویٰ	39
بدگمانی کی تباہ کاریاں	31	ناراضی سے بچانے والے مَدَنی پھول	39
بدگمانی حرام ہے	32	دلجوئی نہ کرنے کے دو نقصانات	40
بدگمانی کی تعریف	32	شخصیات سے تعلُّقات کے مُتعلِّق اہم وضاحتیں	40
بدگمانی کیوں حرام ہے	33	کیا شخصیت کا تعزیت کرنا آخرت کیلئے باعِث سعادت ہے؟	41
بدگمانی کے مختصراً 7 علاج	34	وعدہ کر کے نہ آنے والوں کے بارے میں حُسنِ ظن	42
مسلمان کی خوبیوں پر نظر رکھئے	34	اپنا قول نبھانا چاہیئے	42

www.dawateislami.net

فرمانِ مُصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلَّم: جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور اُس نے مجھ پر دُرُود شریف نہ پڑھا اُس نے جفا کی۔ (عبدالرزاق)

عُنوان	صفحہ	عُنوان	صفحہ
خبردار! بے جاوضاحت کہیں گناہوں میں نہ ڈال دے	43	مدنی کام کرنے والے مجھے زیادہ عزیز ہیں	45
کرلے توبہ ربّ کی رَحمت ہے بڑی	43	فتنے پھیلانے کی وعیدیں	45
ہر دعوتِ اسلامی والا میرا پیارا ہے	44	فتنے جگانے والوں پر لعنت	46

مآخذ ومراجع

کتاب	مطبوعہ	کتاب	مطبوعہ
قرآن مجید	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی	جمع الجوامع	دارالکتب العلمیہ بیروت
تفسیر کبیر	داراحیاءالتراث العربی بیروت	الطبقات الکبریٰ	دارالکتب العلمیہ بیروت
تفسیر بیضاوی	دارالفکر بیروت	فتح الباری	دارالکتب العلمیہ بیروت
نورالعرفان	پیر بھائی کمپنی مرکزالاولیاءلاہور	المجموع	دارالفکر بیروت
بخاری	دارالکتب العلمیہ بیروت	فیض القدیر	دارالکتب العلمیہ بیروت
ابوداود	داراحیاءالتراث العربی بیروت	رسالہ قشیریہ	دارالکتب العلمیہ بیروت
ترمذی	دارالفکر بیروت	حدیقہ ندیہ	پشاور
مسند امام احمد	دارالفکر بیروت	احیاءالعلوم	دارصادر بیروت
معجم کبیر	داراحیاءالتراث العربی بیروت	تنبیہ المغترین	دارالمعرفۃ بیروت
معجم اوسط	دارالکتب العلمیہ بیروت	الزواجر	دارالمعرفۃ بیروت
حلیۃ الاولیاء	دارالکتب العلمیہ بیروت	فتاویٰ رضویہ	رضافاؤنڈیشن مرکزالاولیاءلاہور
شعب الایمان	دارالکتب العلمیہ بیروت	ملفوظات اعلیٰ حضرت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الترغیب والترھیب	دارالکتب العلمیہ بیروت	بہارشریعت	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
الجامع الصغیر	دارالکتب العلمیہ بیروت	اللہ والوں کی باتیں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکانات کے بارے میں اَہَم ہِدایات

دو فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (۱) جب قضائے حاجت کیلئے جاؤ تو قبلے کو نہ منہ کرو اور نہ پیٹھ۔ (بُخاری ج ۱ ص ۱۰۰ حدیث ۳۹۴) (۲) جو کوئی قضائے حاجت کے وَقْت قبلے کو منہ اور پیٹھ نہ کرے تو اس کے لئے ایک نیکی لکھی جاتی ہے اور ایک گناہ مٹا دیا جاتا ہے۔ (مُعْجَم اَوْسط ج ۱ ص ۳۶۲ حدیث ۱۳۲۱) اگر مکان کا نقشہ بناتے بنواتے وقت آرکیٹیکٹ اور بلڈرز وغیرہ اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ذیل کی چند باتوں پر عمل کریں تو بہت سارا ثواب کما سکتے ہیں: ﴿1﴾ واش روم بنانے میں W.C. کی ترکیب اِس طرح ہو کہ بیٹھتے وَقْت مُنہ یا پیٹھ قبلے سے 45 ڈگری کے باہَر رہے اور آسانی اِس میں ہے کہ رُخ قبلے سے 90 ڈگری پر ہو یعنی نَماز کے بعد دونوں بار سلام پھیرنے میں جس طرف منہ کرتے ہیں ان دونوں سَمتوں میں سے کسی ایک جانب W.C. کا رُخ رکھے۔ فِقْہِ حَنَفی کی مشہور کتاب "دُرِّ مُخْتار" میں ہے: قضائے حاجت اور پیشاب کرتے وَقْت قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا ناجائز و گناہ ہے۔ (دُرِّمُختار ج ا ص ۶۰۸) ﴿2﴾ فَوّارہ (SHOWER) لگانے میں بھی یہی اِحتیاط رکھی جائے تا کہ بَرَہْنہ نہانے والا قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ کرنے سے بچا رہے۔ اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: "بحالتِ برہنگی (ب۔رَہ۔نَ۔گی یعنی ننگے ہونے کی حالت میں) قبلے کو منہ یا پیٹھ کرنا مکروہ وخلافِ ادب ہے۔" (فتاوٰی رضویہ ج ۲۳ ص ۳۴۹) ﴿3﴾ بیڈ روم میں پلنگ کی ترکیب اِس طرح رکھی جائے کہ سونے میں پاؤں قبلے کی طرف نہ ہوں، کم از کم 45 ڈگری کے باہَر رہیں۔ "فتاوٰی شامی" میں ہے: "جان بوجھ کر قبلے کی طرف پاؤں پھیلانا مکروہِ تنزیہی ہے۔" (مُلَخَّص از فتاوٰی شامی ج ۱ ص ۶۰۸،۶۱۰) ﴿4﴾ اگر W.C. یا شاور، یا چارپائی پلنگ وغیرہ کا رخ غَلَط ہو کہ بَرَہْنہ ہونے کی حالت میں منہ یا پیٹھ قبلہ رو ہوتے ہوں یا سوتے ہوئے پاؤں تو اِستنجا کرنے والے یا نہانے والے یا سونے والے کو بہر صورت اس کا خَیال رکھنا ہوگا کہ وہ بَرَہْنہ ہو کر قبلے کی طرف منہ یا پیٹھ نہ کرے، یونہی پاؤں نہ پھیلائے۔

مکتبۃ المدینہ (دعوتِ اسلامی)
فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
021-3492138-93 Ext: 2634
MC 1286
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net